﴿... إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِاللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ﴾ (آل عمران: ٧٤) ﴿... عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ (بنى إسرائيل: ٨٠)

الفضل

انٹرنیشنل

ہفت روزہ

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۲ جمعہ ۳ مارچ ۱۹۹۵ء شمارہ ۹

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو

"اور چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آ جاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اٹھاؤ گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آ جاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث ہو جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے کھولے جائیں گے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں اور تم میں خدا نہیں ہو گا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہو گا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے در حقیقت مر جاؤ گے تب خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہو گا۔ اور وہ گھر بابرکت ہو گا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہو گی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہو گا جہاں ایسا آدمی رہتا ہو گا۔

اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کے منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ پروری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوش خبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازے میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں"۔

(الوصیت)

مختصرات

رمضان المبارک اپنی سب برکات کے ساتھ شروع ہو چکا ہے۔ مسجد فضل لندن میں (جمعہ کے علاوہ) ہر روز سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز درس القرآن بیان فرماتے ہیں جس میں احباب جماعت اور پردہ کی رعایت کے ساتھ خواتین بھی کثرت سے شامل ہوتے ہیں۔ یہ درس ایم۔ ٹی۔ اے۔ کے ذریعہ Live نشر کیا جاتا ہے اور اکناف عالم میں بیک وقت لاکھوں احباب جماعت اس روحانی مائدہ سے (جو ڈش انٹینا کے ذریعہ ان تک پہنچتا ہے) استفادہ کرتے ہیں۔ ان درسوں میں بیان ہونے والے امور کا مختصر تذکرہ حسب ذیل ہے۔

۱۱ فروری ۱۹۹۵، بروز ہفتہ :

درس شروع کرنے سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کوبے (جاپان) میں زلزلہ سے متاثر افراد کی خدمت کرنے والے جاپانی رضا کاروں کے ناموں کی تفصیل بتا کر ان سب کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد ۹ فروری بروز جمعرات کے درس القرآن کے تسلسل میں قرآنی معجزات کا ذکر فرمایا۔ قرآن کریم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اس میں بعض باتیں بائبل سے نقل کی گئی ہیں۔ اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم تو تمام صداقتوں کا مجموعہ ہے، ہر سچی بات کی تصدیق کرتا ہے۔ غلط باتوں اور واقعات کی، دلائل کے ساتھ تردید کرتا ہے۔

☆ فرعون موسیٰ کے بارہ میں بتایا کہ تاریخی شواہد سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ غرق ہو کر نہیں مرا تھا بلکہ اس وقت بچا لیا گیا تھا اور بعد میں ۹۰ یا ۹۵ سال کی عمر میں طبعی موت مرا تھا۔ تاہم اس بارہ میں ابھی تحقیق کی گنجائش ہے اور تحقیق مکمل ہونے کے بعد ہی کوئی حتمی بات کہی جا سکتی ہے۔

☆ اس کے بعد قرآن کریم کے مختلف معجزات کا ذکر فرمایا۔ مثلاً معجزہ شق القمر، "غُلِبَتِ الرُّوْم" والا نشان، "وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ" کے تحت بے شمار معجزات میں سے پانچ عظیم الشان معجزات کا ذکر، قرآن کریم میں مذکور آئندہ زمانہ کی پیش گوئیاں جیسے "اذا الشمس کورت" .... وغیرہ۔

۱۲ فروری ۱۹۹۵ء، بروز اتوار :

سائنس کی روشنی میں معجزہ شق القمر کی حقیقت بیان فرمائی اور اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتداری معجزات صحیح بخاری کی احادیث کے حوالہ سے بیان فرمائے۔ نیز اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ظاہر ہونے والے اقتداری معجزات کا ذکر فرماتے ہوئے ان معجزات کا حضرت مسیح ناصریؑ کے معجزات سے مقابلہ فرمایا۔

آخر میں درس کے بارہ میں سوالات کئے گئے جن کے جوابات حضور نے ارشاد فرمائے۔ درج ذیل امور کا تذکرہ آیا۔

☆ قتل انبیاء کا مسئلہ تحقیق طلب ہے۔ اس بات کا بھی جائزہ لینا چاہئے کہ کیا واقعی حضرت یحیٰؑ قتل ہوئے تھے۔ امکان ہے کہ حضرت یحیٰؑ قتل ہوئے ہی نہ ہوں۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ایک حوالہ سے بھی پتہ لگتا ہے کہ کسی نبی کا قتل ثابت نہیں۔ اس بارہ میں جماعت کے علماء اور محققین کو تفصیلی تحقیق کرنی چاہئے۔

☆ معجزات کے ضمن میں لعاب دہن کا ذکر آتا ہے۔ اس کی کیا حکمت ہے اور لعاب دہن میں جراثیم کش صفات کی موجودگی کی کسی قدر تفصیلی بحث۔

☆ "صمد" اور "غنی" کے معنوں کی وضاحت۔

☆ اس سوال کا جواب کہ کیا سب نبی عربی بولتے تھے۔

☆ کھانے کے زیادہ ہونے والے معجزات کی وضاحت۔

☆ فرعون کی روحانی فناء اور جسمانی بقاء کا تفصیلی تذکرہ۔

☆ حضرت یحیٰ علیہ السلام کی قبر کے بارہ میں تاریخی معلومات کا کسی قدر تفصیلی ذکر اور اس جزیرہ کا بیان جس میں یہ قبر واقع ہے۔

سوالات کے ضمن میں حضور انور نے کافی تفصیل سے اس امر پر روشنی ڈالی کہ کسی بھی دوسرے شخص سے کسی علمی مسئلہ میں اختلاف اگر تقویٰ کے ساتھ کیا جائے تو یہ ایک رحمت ہے۔ خلیفہ وقت سے بھی ادب و احترام اور دیانت داری کے ساتھ کسی تفسیری مسلک میں اختلاف کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس اختلاف کو کسی فتنہ کا باعث بنانا درست نہیں۔ اور نہ اس کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

۱۳ فروری بروز سوموار :

گزشتہ روز کے درس سے متعلق بعض تصحیحات بیان فرمائیں۔ نیز فرمایا کہ مصر کی تاریخ (Egypt-ology) کی تحقیق کی ضرورت ہے اور اس کے علماء پیدا ہونے چاہئیں۔ جو مصر کی قدیم زبان، قدیم زمانہ کی تاریخ مثلاً ارم و عاد وغیرہ کے زمانہ کی، اور فرعون موسیٰ وغیرہ کے بارہ میں تحقیق کریں۔ اس کے علاوہ حضور نے تخلیق آدم کا ذکر تفصیل سے فرمایا اور احمدی سائنس دانوں کو تخلیق کے موضوع پر مزید تحقیق کرنے کی توجہ دلائی۔

اس کے بعد قرآنی معجزات کے تحت، قرآن کریم میں آئندہ زمانہ میں ہونے والی سائنسی ایجادات کے بارہ میں مذکور پیش گوئیوں میں سے چند ایک کا ذکر فرمایا۔

باقی صفحہ نمبر (۱۰) پر

اداریہ

گزشتہ دنوں پاکستان میں صوبہ پنجاب کی ایک ماتحت عدالت کی طرف سے دو مسیحیوں کو توہین رسالت کے الزام میں موت کی سزا کا فیصلہ سنایا گیا تو اس پر قومی اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ میں بہت کچھ کہا اور لکھا گیا۔ خصوصاً مغربی میڈیا نے اس بات کو بہت اچھالا اور اس حوالہ سے پاکستان میں بنیادی انسانی حقوق کے فقدان اور اسلامی انتہاپسندی کے ذکر کے ساتھ ساتھ دین اسلام کو بھی شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا اور اسلام کو گویا ایک متشدد، انتہاپسند اور خونی مذہب کے طور پر پیش کیا۔ مغربی ممالک سے مختلف اداروں کے ذریعہ حکومت پاکستان پر بھی دباؤ ڈالا گیا چنانچہ خود وزیراعظم پاکستان بے نظیر بھٹو صاحبہ نے بھی اس فیصلے پر حیرت اور دکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔ جہاں تک اہل کتاب اور مشرکین کی طرف سے توہین آمیز، تکلیف دہ باتوں کا تعلق ہے تو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے پہلے سے یہ خبر دے رکھی ہے۔ کہ "تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور ان سے بھی جو مشرک ہیں بہت دکھ دینے والے کلام سنو گے" (البقرہ : ۱۸۷)۔ لیکن اس پر مشتعل ہو کر ان لوگوں کو کسی قسم کی سزا دینے کی کوئی ہدایت مسلمانوں کو نہیں فرمائی گئی ہے بلکہ ان کا معاملہ خدا کے سپرد ہے۔ مومنین کو تو یہی فرمایا گیا ہے کہ "اگر تم صبر کرو گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو یہ یقیناً ہمت کے کاموں میں سے ہے" (البقرہ : ۱۸۷)۔

حقیقت یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین خواہ زبان سے کوئی توہین آمیز کلام کریں یا نہ کریں ان کا توحید سے انکار اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ کا سچا اور برگزیدہ رسول تسلیم نہ کرنا اور آپ پر ایمان نہ لانا ہی اس بات کو مستلزم ہے کہ وہ نعوذباللہ آپکو اپنے دعویٰ میں مفتری اور جھوٹا خیال کرتے ہیں۔ پھر رسالت کی توہین ہی کا کیا سوال ہے عیسائی تو اللہ تعالیٰ کی توہین کے بھی مرتکب ہیں۔ وہ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں اور یہ وہ عقیدہ ہے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے "اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ (خدائے) رحمان نے بیٹا بنالیا ہے۔ (تو کہہ دے) تم ایک بڑی سخت بات کہہ رہے ہو۔ قریب ہے کہ (تمہاری بات سے) آسمان پھٹ کر گر جائیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر (زمین پر) جا پڑیں۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے (خدائے) رحمان کا بیٹا قرار دیا ہے۔ اور (خدائے) رحمان کی شان کے یہ بالکل خلاف ہے کہ وہ کوئی بیٹا بنائے" (مریم : ۸۹ تا ۹۳)۔ لیکن اس کے باوجود قرآن کریم اس دنیا میں کسی مسلمان کو اجازت نہیں دیتا کہ وہ ان توہین آمیز اعتقادات کی بنا پر انہیں کسی قسم کی سزا دے بلکہ یہی فرماتا ہے کہ خدا نے ایسے لوگوں کو گھیر رکھا ہے اور گن رکھا ہے اور قیامت کے دن وہ سب کے سب فرداً فرداً اس کے حضور حاضر ہونگے۔ الغرض توہین انبیاء یا توہین آیات الٰہی یا توہین باری تعالیٰ کے الزام میں کسی شخص کو انسانی ہاتھوں سے کسی قسم کی سزا دینے کا کوئی ذکر قرآن و سنت میں موجود نہیں بلکہ اس کے برعکس ایسے لوگوں کا معاملہ خدا تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھوں میں لیا ہے اور یقیناً وہ شدید العقاب بھی ہے اور سریع الحساب بھی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خدا اور رسول کی واضح تعلیمات کے منافی اس قسم کے ظالمانہ قانون بنانے والے خود اسلام کے دشمن اور توہین رسالت اور توہین کلام الٰہی کے مرتکب قرار پاتے ہیں۔

پھر ہم کہتے ہیں کہ اہل کتاب جو رسول اللہ ؐ کو مانتے ہی نہیں، آپ کی صداقت سے انکاری ہیں اور خدا کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں ان کا معاملہ تو ایک طرف لیکن احمدیوں کو توہین رسالت کے جھوٹے اور ناپاک الزام میں مقدمات میں ملوث کرنے اور جیلوں میں بند کرنے کا تمہارے پاس کیا جواز ہے جو خدائے واحد و یگانہ کی توحید کا اقرار کرتے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتے ہیں اور دل و جان سے آپ ؐ پر فدا ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ ان مذکورہ عیسائیوں نے رسول اللہ ؐ کی شان اقدس میں کوئی گستاخانہ کلمات کہے اور لکھے تھے یا نہیں۔ مگر یہ تو بتائیں کہ جب احمدی مسلمان حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے ہیں جب وہ "صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" کا ورد کرتے ہیں، جب وہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کی صدا بلند کرتے ہیں۔ جب وہ سنت نبوی ؐ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے کسی کو "السلام علیکم" کہتے ہیں تو اس سے وہ رسول اللہ کی کونسی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔ مگر آپ ہیں کہ ان باتوں پر توہین رسالت کے مقدمے ان کے خلاف قائم کرتے ہیں۔ اس وقت تک ۱۲۵ سے زائد ایسے مقدمات میں کئی جانثاران توحید اور عشاق رسول معصوم احمدیوں کو ملوث کیا گیا ہے اور وہ قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا ہیں۔ خدا جانے اس قوم کے رہنماؤں کی عقلوں کو کیا ہو گیا ہے۔ خلاف منشا الٰہی اور خلاف تعلیم رسول اسی قسم کی ظالمانہ حرکتوں کے نتیجہ میں یہ ملک دن بدن ذلت و ادبار کا شکار ہوتا چلا جارہا ہے۔ نہ انہیں اسلام کی عزت و وقار کا کچھ لحاظ ہے نہ اپنے سود و زیاں کا کچھ خیال۔ ظلم کا جو انداز قوم نے اپنایا ہے اس کی سزا ساری قوم کو مل رہی ہے اور جب تک ظلم کے اپنائے ہوئے انداز سے یہ خود اپنا پیچھا نہیں چھڑاتی اس وقت تک یہ سزائیں بھی پیچھا چھوڑنے والی نہیں ہیں۔ خدا اور رسول کی نافرمانی میں جاری ہونے والے قوانین کے زہریلے اور مہلک پھل اب ان کو کھانے ہونگے۔ اور مکافات عمل کا یہ سلسلہ تو اب شروع ہو چکا ہے"۔ وَاَنَّا لَا نَدْرِیْٓ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا"۔

> آپ کی روحانی عمارت کی بقاء اور اس کا استحکام اخلاق حسنہ پر مبنی ہے۔

احادیث النبی ﷺ

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ نُفَیْعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفِهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ، قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ ؟ قَالَ : اِنَّهٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی قَتْلِ صَاحِبِهٖ ۔ (بخاری کتاب الدیات ۔ باب قول اللہ ومن احیاها)

حضرت ابوبکرہؓ نفیع بن الحارث الثقفی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے سے لڑنے لگیں تو قاتل و مقتول دونوں آگ میں جائیں گے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ؐ! یہ تو قاتل ہے لیکن مقتول کیوں آگ میں جائے۔ آپ ؐ نے فرمایا وہ بھی تو اپنے مدمقابل کے قتل کا آرزومند تھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلْکَبَائِرُ، اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ ، اَنَّ اَعْرَابِیًّا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ : مَا الْکَبَائِرُ ؟ قَالَ : اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ ، قَالَ : ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ : اَلْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ ، قُلْتُ : وَمَا الْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ ؟ قَالَ : اَلَّذِیْ یَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَعْنِیْ بِیَمِیْنٍ هُوَ فِیْهَا کَاذِبٌ ۔

(بخاری کتاب الایمان باب الیمین الغموس

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن العاص بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور کسی کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایک دیہاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ! بڑے بڑے گناہ کون سے ہیں؟ آپ ؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا۔ اس نے عرض کیا اور کیا؟ آپ ؐ نے فرمایا یمین غموس۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پر میں نے عرض کیا کہ یمین غموس کیا ہوتی ہے۔ آپ ؐ نے فرمایا وہ قسم جس کے ذریعہ انسان کسی مسلمان کا حق مارے یعنی وہ اس قسم کھانے میں جھوٹا ہو۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اِیَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِیَمِیْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰہُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ : وَاِنْ کَانَ شَیْئًا یَسِیْرًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؟ قَالَ : وَاِنْ کَانَ قَضِیْبًا مِّنْ اَرَاکٍ ۔

(مسلم کتاب الایمان باب وعید من اقتطع حق مسلم بیمین فاجرة بالنار)

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعہ کسی مسلمان کا حق مار لے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ کی آگ مقدر کر دیتا ہے۔ اور جنت اس پر حرام کر دیتا ہے۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ! اگر تھوڑی سی چیز ہو تو پھر بھی؟ آپ ؐ نے فرمایا ہاں، چاہے پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔

توہین رسالت کا مرتکب کون ہے؟

(پروفیسر راجہ نصراللہ خان)

اسلام اپنے پیروکاروں کو تقویٰ، خدا خوفی اور راست گوئی کی پرزور تلقین فرماتا ہے۔ تقویٰ اور صدق کے بغیر بڑے سے بڑا عمل بھی خداتعالیٰ کی نظر میں کوئی وقعت نہیں رکھتا اور تقویٰ اور خشیت اللہ کا تقاضا ہے کہ کوئی مسلمان کسی عمل اور قول میں بھی ریا، فریب اور بغض و عناد سے کام نہ لے اور کسی انسان کو اپنے غضب اور انتقام کا نشانہ نہ بنائے اور نہ اس کی نیت پر حملہ کرے۔

روزنامہ جنگ کے وقیع کالم نویس، جناب ارشاد احمد حقانی لکھتے ہیں:

"حکومت نے توہین رسالت کے قانون میں دو تبدیلیاں کرنے کا فیصلہ کر کے درست سمت میں قدم اٹھایا ہے کیونکہ اس قانون کا غلط استعمال کیا جا رہا تھا"۔

(جنگ ۱۰ مئی ۱۹۹۴ء)

توہین رسالت کے الزام کو معمولی بات نہ سمجھنا چاہئے۔ اس میں حد درجہ تحقیق اور احتیاط لازم ہے۔ کسی بھی شخص کا بے احتیاطی اور بے رحمی اور ناانصافی سے کام لیتے ہوئے کسی پر توہین رسالت کا الزام عائد کر دینا کسی دنیاوی اور ذاتی غرض سے بھی ہو سکتا ہے۔ نیز اس میں مذہبی تعصب اور اختلاف کو بھی بہت دخل ہو سکتا ہے۔ اگر اس امر میں کھلی چھٹی دے دی جائے اور اس سلسلہ میں قانون میں ضروری وضاحت اور پیش بندی نہ کی جائے تو صورت حال بے حد گھمبیر اور افسوسناک ہو جائے گی۔ کیونکہ علمائے ظاہر اور ان کے زیر اثر لوگ اپنی تنگ نظری اور مفاد پرستی کے باعث اس طرح کے الزامات بآسانی اور بافراوانی لگانے کے عادی نظر آتے ہیں اور اس کام میں بقول شخصے "نہ ہینگ لگے نہ پھٹکڑی" والی صورت نظر آتی ہے کیونکہ مختلف جہات اور شخصیات کی طرف سے ایک دوسرے پر کفر و ضلالت اور گستاخی رسول کے ایسے زوردار فتوے اور الزامات لگائے گئے ہیں کہ "الحفیظ والاماں" پکارنے کو جی چاہتا ہے۔ اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔

فتاویٰ و الزامات کی گرم بازاری

اس سلسلہ میں ہم قارئین کرام کو پرانے لٹریچر کے جھمیلوں میں نہیں الجھانا چاہتے جن تک رسائی نہ ہو بلکہ عصر حاضر کی ایک ایسی کتاب کے حوالے پیش کرتے ہیں جو ہمارے اس دور میں کوئی دس برس قبل لکھی گئی اور اب تک جس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ کوئی شخص بھی یہ کتاب بذات خود دیکھ اور پڑھ سکتا ہے۔ کتاب کا نام ہے "اتحاد بین المسلمین" اور اس کے مصنف ہیں جمعیت علمائے پاکستان (نیازی گروپ) کے سربراہ اور سابق وفاقی وزیر برائے مذہبی امور عبدالستار خان نیازی جنہوں نے مختلف فرقوں کے علماء اور زعماء کی طرف سے عائد کردہ بے شمار فتوے اور بیانات اور جوابی الزامات اپنی متذکرہ کتاب "اتحاد بین المسلمین"

[جس کا مختصر سا تذکرہ ہم "نوائے وقت" کے کالم "سرراہے" مطبوعہ ۳۰ جون ۱۹۹۳ء کے حوالے سے الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں کر چکے ہیں] میں جمع کر دئے ہیں۔ آیئے اس کتاب کی ورق گردانی کرتے ہیں۔

☆ ابوظبی کے مشہور اخبار الہدیٰ مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۸۵ء صفحہ ۴ کا ترجمہ از "اتحاد بین المسلمین" صفحہ ۳۲):

"الہدیٰ کو قارئین کی جانب سے متعدد خطوط موصول ہوئے ہیں جن میں خارج از اسلام گروہوں میں سے ایک نئے گروہ کا ذکر کیا گیا ہے جس کا نام بریلوی ہے۔ مسلم علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ یہ گروہ اسلامی عقائد سے منحرف ہے کیونکہ ان کے عقائد شریعت اسلامی کے خلاف ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے متعلق غلط عقیدہ رکھتے ہیں۔ یہ گروہ ان متعدد گروہوں میں سے ایک ہے جو دین اسلام سے خارج ہیں۔ اس کا مرکز ہندوستان میں ہے۔ اس گروہ کا نام بریلوی یا بریلین ہے۔ جو کہ اس گروہ کی بنیاد رکھنے والے شخص احمد رضا بریلی کے رہنے والے کی نسبت سے ہے جو کہ ہندوستان میں پیدا ہوا اور ۱۹۲۱ء میں ۵۶ سال کی عمر میں انتقال کیا جبکہ ہندوستان برطانیہ کا ماتحت تھا۔ جو چاہتا ہے کہ دین اسلام سے خارج گروہوں کو پھیلایا جائے، امت مسلمہ میں رخنہ ڈالا جائے اور برطانیہ ان کی نشرواشاعت میں مدد کرتا ہے"۔

(الہدیٰ ص ۴، ۲۶ رجب ۱۴۰۴ھ، ۲۷ اپریل ۱۹۸۴ء)

—○○—

"کئی سال پہلے حکومت پاکستان نے قادیانی جماعت کو اسلام سے خارج قرار دیا تھا .... اور آج ضرورت ہے کہ ایک دوسری جماعت بریلوی کو قادیانیوں کی طرح کافر اور دین اسلام سے خارج قرار دیا جائے .... بریلوی انگریز حکومت کی دوسری پیداوار ہیں وہ بھی ہندوستان میں اسی طریقہ پر چلے۔ یہ بھی ان کے بھائی ہیں .... بے شک بریلوی جماعت گم راہ اور گم راہ گر۔ یہ جماعت ۱۲۷۲ھ تا ۱۳۴۰ھ بریلوی عبدالمصطفیٰ نے قائم کی اور بریلوی کی نسبت ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش کے ایک شہر بریلی کی طرف ہے۔ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی مرزا قادر بیگ کے شاگرد ہیں"۔

(ماہنامہ "رابطہ عالم اسلامی" مکہ مکرمہ، مارچ ۱۹۸۵ء

—○○—

☆ احسان الٰہی ظہیر اپنی کتاب "البریلویہ" میں اس جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

"اس گروہ کی قوت دور آخر میں بڑھ گئی ہے اور انہوں نے مذاہب باطلہ جیسے قادیانی، بابیہ، بہائیہ، باطنیہ کے ساتھ تعاون شروع کر رکھا ہے تاکہ باطل اور جھوٹ کو پھیلائیں اور اسلام کی شکل کو مسخ کریں، قصہ کہانی خرافات اور اوہام کی ترویج کریں، نذر و نیاز وغیرہ کو بمنزلہ نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کے گردانیں تاکہ عام لوگ گمراہ ہو جائیں۔ پھر ان کا مکر اور ان کی کانفرنسیں قرآن و سنت کی پیروی اور رب کی وحدانیت، توحید خالص، الوہیت و ربوبیت کی طرف بلانے والوں کے خلاف ہیں"۔

استاد ظہیر لکھتے ہیں:

"اور اس سے بڑھ کر ان کی تاویلات کا محور ہر اس شخص کی تکفیر کرنا جو ان کی خرافات اور بیہودگیوں کو نہ مانے، وہ ان کی رائے، وہم اور خیال میں نافرمان ہے۔ انہوں نے اپنے عقائد ہندوستان کے بت پرست اور مشرکین سے لئے ہیں اور ان کی تعلیم جس کی طرف امت کو وہ دعوت دیتے ہیں۔ وہ جہالت، کم عقلی اور فکر سے محرومی اور اس امت کے اسلاف کو کوسنے پر مبنی ہے .... یہ فاسد عقائد۔ برطانیہ کی عیسائی حکومت کے زیر سایہ فرنگی استعمار کی آغوش میں پروان چڑھنے والے افکار منحرفہ، مضلہ کی یادگار ہیں۔ ملت اسلامیہ میں ان خرافات منحرفہ کفریہ کا زہر پھیلانے والے، زمین میں فساد کرنے والے، اور جہالت، ضلالت، گم راہی اور شرک و کفر کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبنے والے یہی لوگ ہیں۔ ان سے بچنا واجب ہے۔ مسلمانوں کو ان کے شر سے خبردار کرنا اور صحیح عقیدہ کا بتانا اور ان کے کفر و گمراہی پر شرعی فتویٰ جاری کرنا ضروری ہے جیسا کہ قادیانیوں پر قطعی حکم جاری کیا۔ اسی طرح ہم امید کرتے ہیں کہ بریلوی بحیثیت جماعت کے اسلام سے خارج۔ اور ایک جماعت ضالہ، مضلہ، کافرہ قرار دئے جائیں۔ ان کے ماننے والوں کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو قادیانیوں کے ساتھ کیا گیا ہے اور اس جماعت کو دین اسلام سے خارج کیا جائے تاکہ یہ اسلام میں گمراہی نہ پھیلائیں اور اسلام بجلی اور پاک و صاف رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لئے ارادہ فرمایا ہے اور اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے:

"ہم نے ذکر نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں"۔

—○○—

☆ سعودی وزیر برائے امور حج و اوقاف کا "کنزالایمان" کے متعلق حکمنامہ صفحہ ۴۸۔

بریلوی فرقہ کے بانی مولانا احمد رضا خان بریلوی نے قرآن کریم کا ترجمہ و تفسیر بعنوان "کنزالایمان" لکھی اس کے متعلق یہ حکم نامہ اور فیصلہ ملاحظہ فرمائیے:۔

"المملکۃ العربیہ السعودیہ
وزارۃ الحج والاوقاف

حکمنامہ

جناب وکیل وزارت امور مساجد
جناب وکیل وزارت حج و اوقاف
جناب نائب مدیر امور مساجد و اوقاف علاقہ شرقیہ
جناب مدیر اوقاف و مساجد، مدینہ منورہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے خط نمبر ۱۰۰۹/۳/۴۰۳ مکتوبہ بتاریخ ۲۶ صفر ۱۴۰۳ھ کے جواب میں جناب رئیس عام شعبہ تحقیق و افتاء و دعوت وارشاد کا خط نمبر ۵/۳۶۰۱ مکتوبہ بتاریخ ۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ موصول ہوا۔ ہم نے اپنے خط میں جمعیۃ ڈونکاسٹر کے صدر اور جمعیۃ الدعوۃ الاسلامیہ یورپ و برطانیہ کے خطوط کا حوالہ دیا تھا۔ جن میں احمد رضا خان بریلوی کے ترجمہ اور نعیم الدین مراد آبادی کی تفسیر اردو کی شدید مذمت کی گئی تھی۔ چونکہ اس ترجمہ و تفسیر میں شرک و بدعت اور گمراہ کن افکار موجود ہیں الشیخ عبدالعزیز بن باز نے ہمارے اس خط کے جواب میں لکھا ہے کہ ہمیں بھی مختلف اداروں کی طرف سے اس مترجم کے نمونہ موصول ہوئے۔ جن کی تحقیق سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اس میں تحریفات اور جھوٹ بھرا پڑا ہے اور خود بریلوی گروہ کے عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ "آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم" کو "اول و آخر، ظاہر و باطن" کہنا درست ہے جو کہ شرک ہے نیز ان کے بدعتی افکار اور باطل آراء ہیں۔ جو کہ فوت شدہ حضرات انبیاء اولیاء سے مدد مانگنا، ان کی قبروں پر کھانا پیش کرنا، عرس منانا، اور محافل منعقد کرنا اور شیخ محمد بن عبدالوہاب کو برا کہنا اور تیجے، چالیسویں، گیارھویں کی رسمیں کرنا۔ اس بناء پر اس ترجمہ و تفسیر کو ملک بدر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ لہذا تمام متعلقہ اداروں کو یہ اطلاع کر دی جائے کہ جن مساجد میں اس کے نسخے ہیں یا کسی اور جگہ ہوں تو ان کو ضبط کر لیا جائے اور جلا دیا جائے۔

والسلام

منجانب: عبدالوہاب بن احمد عبدالواسع وزیر

MOST AUTHENTIC
INDIAN FOOD
GRANADA
TAKE AWAY
202 ROUNDHAY ROAD
LEEDS
TELEPHONE 0532 487 602

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC
CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD, BRADFORD, BD8 8DP
PHONE 0274 724 331/ 488 446
FAX 0274 730 121

امور حج واوقاف [بحوالہ کتاب اتحاد المسلمین ص ۴۸]

— ○ ○ —

مولانا عبدالستار نیازی (بریلوی مسلک) کا سعودیوں پر جوابی حملہ۔

☆ "ہم سعودیوں کی مذہبی ٹھیکیداری اور دینی اجارہ داری کو بھی چیلنج کرتے ہیں۔ ان میں ہمت ہے تو میدان میں آکر ایک خصوصی عدالت کے سامنے اپنے عقائد و نظریات پیش کریں۔ انشاء اللہ اہل سنت و جماعت ان کے مبلغ علم اور دینی رسوخ کو ساری دنیا کے سامنے طشت از بام کر دیں گے اور بتا دیں گے کہ منکرین صلوٰۃ و سلام کی "توحید" اقرار عظمت رسول سے عاری ہے۔ اور جو توحید عظمت رسول سے عاری ہو اور دورد صلوٰۃ و سلام سے خالی ہو وہ ابلیسی توحید ہے"

(اتحاد بین المسلمین ص ۵۶)

عالم اسلام کی مختلف (غیر بریلوی) تنظیموں پر عبدالستار خان نیازی یوں برستے ہیں:-

" " حیف ہے کہ عالم اسلام کی مختلف جماعتیں، رابطہ عالم اسلامی، موتمر عالم اسلامی، اسلامی امہ مجلس اور عالمی اسلامی کانفرنس وغیرہ۔ وحدت اسلامی کے لئے کوشش کر رہی ہیں لیکن انیسویں صدی میں سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے قائدین کو دجال اعظم اور صلوٰۃ و سلام پڑھنے والوں کو مشرک بدعتی اور کافر کہا جا رہا ہے۔ یہ خود انگریزوں سے معاہدے کریں، امریکہ کے خیمہ بردار بن جائیں ...... تو شرک نہیں ہوتا۔ یہ لوگ خدا کی بندگی اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کو اپنا شعار بنانے کی بجائے جلالت الملک ہز میجسٹی کے القاب کو قابل فخر سمجھتے ہیں"۔ (اتحاد بین المسلمین ص ۶۱)

☆ "یارسول اللہ" کے نعرہ کی نفی کرنے والے سب کے سب گستاخان رسول ہیں۔ مولانا عبدالستار خان نیازی تحریر کرتے ہیں:

" ایکشنی دنگل کے پہلوانوں کو صاف نظر آ رہا ہے کہ ایک طرف "یارسول اللہ" کا نعرہ ہوگا۔ صلوٰۃ و سلام کے روح پرور نظارے ہونگے اور محافل میلاد کی پاکیزہ رونقیں ہونگی۔ تمام گستاخان رسول، منکرین اولیاء و صلحائے امت کے سابقہ گھناؤنے اعمال اور ناشائستہ کردار کا محاسبہ کیا جائے گا اور ایک ایک ظلم اور زیادتی کو طشت از بام کیا جائے گا۔ اس لئے آج سے ہی اس کا بندوبست کر لو۔ کل ہمارے مخصوص عقائد و اعمال کے خلاف آواز بلند ہو تو جھٹ کہہ دیا جائے کہ یہ لوگ فرقہ پرست ہیں"۔

(اتحاد بین المسلمین ص ۶۳)

یاد رہے کہ یہ کتاب جناب مولانا نے "اتحاد بین المسلمین" کے موضوع پر لکھی ہے۔ اور مقصد اس کا یہ تھا کہ مختلف الخیال فرقوں کو باہمی اختلافات بھلا کر ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا جائے اور فرقہ واریت کا خاتمہ کر دیا جائے۔ لیکن ان کی طرز تحریر اور الفاظ کی کاٹ ملاحظہ فرمائیں کہ اور زیادہ کدورتیں اور دوریاں پیدا کر رہی ہے ۔ تمہی کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے!

☆ دیوبندی بزرگ مولانا اشرف علی تھانوی کا خیال ہے:

" پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب ہے۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضورؐ کی ہی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنوں بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے"۔

(بحوالہ "اتحاد بین المسلمین" ص ۷۵)

☆ دیوبندی عالم مولانا غلام اللہ خان کا فتویٰ:

"کوئی کسی کے لئے حاجت روا اور مشکل کشا و دست گیر کس طرح ہو سکتا ہے۔ ایسے عقائد والے لوگ پکے کافر ہیں۔ ان کا کوئی نکاح نہیں۔ ایسے عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر جو انہیں کافر مشرک نہ کہے وہ بھی ویسا ہی کافر ہے"۔ (جواہر القرآن، بحوالہ اتحاد بین المسلمین ص ۷۶)

☆ بانی دیوبند مولانا قاسم نانوتوی اور ختم نبوت:

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبویؐ صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"۔

(تحذیر الناس بحوالہ اتحاد بین المسلمین ص ۷۷)

" عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں "ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین" فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے"۔

(تحذیر الناس بحوالہ اتحاد بین المسلمین ص ۷۷، ۷۸)

— ○ ○ —

☆ مولانا عبدالستار خان نیازی اپنی کتاب میں فرماتے ہیں: اہل سنت والجماعت کے عقائد

" یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت، شفاعت، مختاریت، توسل، تصرفات، صلوٰۃ و سلام، حیات النبی، حاضر و ناظر، قیام فی المیلاد، عظمت رسول، تصور رسول، نذر و نیاز، ایصال ثواب، عظمت صحابہ، محبت اہل بیت، کثرت درود شریف اور علم الغیب کو برحق شمار کرتے ہیں۔ مثلاً تصور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر نماز کو درست نہیں سمجھتے"۔

(اتحاد بین المسلمین ص ۷۹)

☆ شیخ الحدیث دیوبند مولانا حسین احمد مدنی کا بیان:

" شان نبوت و حضرت رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔ میں وہابیہ (مذہب سعودیہ۔ ناقل) نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں۔ ان کے بڑوں کا مقولہ ہے۔ معاذ اللہ، معاذ اللہ، نقل کفر کفر نباشد۔ کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے۔ ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم تو یہ بھی نہیں کر سکتے"۔

(الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب صفحہ ۴۳ بحوالہ اتحاد بین المسلمین ص ۸۸)

☆ "اہل حدیث، دیوبندی اور مودودیہ" کی جبہ سائی کا تذکرہ کرتے ہوئے مولانا عبدالستار خان نیازی اپنی متذکرہ کتاب کے صفحہ ۹۲، ۹۳ پر لکھتے ہیں:-

" انقلاب روزگار ملاحظہ فرمایئے کہ یہ لوگ آج محمد بن عبدالوہاب کو اپنا ہیرو قرار دیتے ہیں ..... اس باب میں اہل حدیث، دیوبندی اور مودودیہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حکومت سعودیہ نجدیہ کی خوشنودی مزاج کے لئے مستعد ہیں"۔

پھر ان گروہوں کو یوں گستاخان رسول گردانتے ہیں:

" ہمیں ان کی اقتدار نجدیت کے سامنے جبہ سائی اور مدح سرائی سے کوئی غرض نہیں۔ سوال یہ ہے کہ آج جب یہ لوگ اتحاد بین المسلمین کے داعی بن کر میدان میں نکلے ہوئے ہیں تو کیا انہیں اس امر کا احساس نہیں کہ ذات رسالت مآب، صحابہ کرامؓ، اور اولیاء اللہؒ کے خلاف انہوں نے جو گل افشانیاں کی ہیں ان پر بھی ذرا توجہ فرمائیں"۔

(اتحاد بین المسلمین ص ۹۴،

از مولانا عبدالستار خان نیازی)۔

یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟

قارئین کرام نے مولانا عبدالستار خان نیازی کی کتاب "اتحاد بین المسلمین" کے حوالے سے مختلف فرقوں اور علماء کی طرف سے مخالف فرقوں کے خلاف کفر و ضلالت کے فتوے اور گستاخی رسولؐ کے الزامات دیکھ لئے ۔ انسان حیرت میں ڈوب جاتا ہے کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ ان تحریرات کی موجودگی میں کس کو بے راہ اور گستاخ رسولؐ قرار دیا جائے اور کس کو اس سے مبرا سمجھا جائے۔ شیعہ سنی اختلافات کا تو ذکر ہی کیا وہ تو ایک ایسی وسیع خلیج ہے جس سے ہر باشعور شخص تھوڑا بہت واقف ہے لیکن یہاں تو ایک ہی فقہ اور مذہب (حنفی) کو ماننے والے کیا بریلوی اور کیا دیوبندی اور کیا جماعت اسلامی والے سب ایک دوسرے سے دست بگریباں ہیں اور ہر فریق دوسرے فریق کو راہ مستقیم سے ہٹا ہوا اور گستاخی رسولؐ کا مرتکب جانتا ہے ۔ پھر کون اس قابل ہے کہ یہ فیصلہ دے کہ ہمارا دامن تو صاف ہے فلاں کا نہیں۔ اس سارے فساد اور غیظ و غضب کا ایک ہی علاج ہے کہ دردمندی، صاف دلی اور رواداری سے کام لیا جائے اور کسی بھی مسلمان کو زبردستی کفر کے دائرے اور توہین رسالت کے جنجال میں نہ دھکیلا جائے بلکہ یہ سوچا جائے کہ یہ سب فرقے امت محمدیہ کے ہی گروہ ہیں ۔ مختلف فرقوں کا آپس میں اتحاد پیدا کرنا بہت عمدہ فعل ہے جبکہ کسی فرقہ کے بزرگوں کی طرف ایسی بات منسوب کرنا جس کا وہ خود دعویٰ یا اعتراف نہ کرتے ہوں صریحاً زیادتی ہے۔ ہر فرقہ اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سمجھتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کا دم بھرتا ہے ۔ پھر وہ باوجود اپنی کمزوریوں یا غلطیوں کے امت سے خارج کیونکر ہوا؟۔ بقول آغا حشر۔

خوار ہیں بدکار ہیں ڈوبے ہوئے ذلت میں ہیں
کچھ بھی ہیں آخر تیرے محبوب کی امت میں ہیں

حق یہ ہے کہ کسی شخص کو یہ حق اور اختیار حاصل نہیں اور نہ ہونا چاہئے کہ وہ کسی داعی اسلام اور حضرت رسول مقبولؐ کی رسالت کا اقرار کرنے والے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتی ہونے کا دم بھرنے والے کو خارج از دائرہ اسلام یا گستاخ رسول خیال کرے۔ آپ اپنے ارد گرد جائزہ لیں کیا آپ نے کبھی کسی عیسائی یا ہندو یا زرتشتی یا یہودی کو اسلام کی پیروی اور رسول مقبول کی رسالت کا اقرار کرتے دیکھا یا سنا ہے؟۔

صاف ظاہر ہے کہ عیسائی اسے کہتے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاتا ہے اور انہیں ہی اپنا پیشوا مانتا ہے۔ پھر ہندو وہ ہے جو حضرت عیسیٰؑ کو نہیں بلکہ کرشن جی اور رام چندر جی کو اپنا مذہبی راہنما اور راہبر سمجھتا ہے۔ اس طرح مسلمان وہ ہے جو اپنے آپ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام اور امتی یقین کرتا ہے۔ پھر کسی کو کیا حق ہے کہ وہ ایسے شخص کو کافر و گستاخ قرار دے۔ کیا آپ نے کسی عیسائی، یہودی یا ہندو کو دیکھا ہے جو یہ اقرار کرے کہ میں تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا پیشوا اور پیغمبر تسلیم کرتا ہوں اور حضور پر درود بھیجتا ہوں؟ پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی نبی مانے گا وہی آپ پر درود بھیجے گا جو مسلمان ہو گا۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے ۔

الفت الفت، بیر بیر، کعبہ کعبہ، دیر دیر
ہم سے نفرت ہوش کر۔ اپنا اپنا غیر غیر !!

راقم الحروف کو ایک سچا واقعہ یاد آیا۔ ہم جب مسیحی ادارہ گارڈن کالج راولپنڈی میں ایم۔ اے۔ کے طالبعلم تھے (صدر ایوب خان کا دور تھا) تو وہاں پر ہم نے ایک پروفیسر صاحب کو دیکھا (جن کا نام اب بھی خاکسار کو یاد ہے) جو عیسائی تھے لیکن انہوں نے اسلامیات میں ایم۔ اے۔ کیا ہوا تھا اور وہ مسیحی ادارہ یعنی گارڈن کالج میں مسلمان طلبہ کو اسلامیات پڑھایا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام وہ اپنے طور پر ادب سے لیتے تھے۔ اور حضرت محمد صاحب کہا کرتے تھے۔ باوجود اسلامیات کا گہرا علم رکھنے اور اسلامیات کا استاد ہونے کے انہوں نے کبھی یہ تسلیم نہیں کیا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہیں اور نہ ہی کبھی حضور کے نام کے ساتھ درود یا سلام پڑھا۔ لیکن اگر کوئی مسلمان ہونے کا دعویدار ہے اور خود کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت میں سے سمجھتا ہے اور حضور کا کلمہ پڑھتا ہے تو اس کی ہزار کمزوریوں اور جہالتوں کے باوجود آپ اسے غیر مسلم نہیں کہہ سکتے، کافر نہیں گردان سکتے، اس پر کفر کا فتویٰ نہیں لگا سکتے اور اسے گستاخ رسول قرار نہیں دے سکتے۔ کیونکہ اگر آپ اس بنا پر کہ وہ کسی اور فرقے سے تعلق رکھتا ہے یا اس کے بعض عقائد کو آپ غلط سمجھتے ہیں۔ آپ اس کو ضال اور غالی قرار دیں گے تو وہ بھی آپ کو یہی کچھ سمجھنے کا حق رکھتا ہے کیونکہ اس کے فرقہ کے عقیدہ کے مطابق آپ کے کچھ عقائد غلط ہونگے۔ اس لئے عافیت اور اچھائی اسی میں ہے کہ آپ کسی کلمہ گو اور داعی اسلام پر کفر کا فتویٰ اور گستاخی رسول کا الزام نہ لگائیں۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی کچھ پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ پھر تجرید بخاری (کتاب الایمان میں یہ حدیث مبارکہ درج ہے:

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان ایذا نہ پائیں"۔

(باقی اگلے شمارہ میں)

خطبہ جمعہ

سب سے اہم نکتہ تربیت کا جو آپ کو یاد رکھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ اللہ سے سچا پیار رکھیں اور خدا کے پیار کے برعکس کوئی رعب اپنے دل پر نہ پڑنے دیں۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۲۰ جنوری ۱۹۹۵ء مطابق ۲۰ صلح ۱۳۷۴ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾ .

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۲۰﴾ (الحشر: ۱۹ تا ۲۰)

آج کے خطبے میں وہی مضمون جاری ہے جو پہلے چند خطبوں سے جاری ہے لیکن اس سے پہلے میں ایک حدیث کے الفاظ کی صحت کے متعلق اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ جو حدیث میں نے پڑھی تھی جس پر گزشتہ خطبے کی بناء تھی تین طرح کی روایتیں اس میں ملتی ہیں ایک روایت جو میں نے بیان کی اس میں "علیٰ" لفظ کہا گیا حالانکہ "علیٰ" نہیں تھا الفاظ ہیں "بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ" اگرچہ مضمون بعینہٖ وہی رہتا ہے اس میں قطعاً کوئی فرق نہیں پڑتا یعنی وہاں سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اخلاق کی تحسین کا کام شروع کیا جو پہلے ہی مکارم تھے اور مکارم سے اس بات کا آغاز کیا اور ان کے اتمام کی طرف حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پاک نمونے سے ایک سفر شروع ہوتا ہے لیکن اس سفر کا آغاز مکارم اخلاق ہی ہے۔

مکارم دراصل کریم کی ایک جمع ہے اور کریم کہتے ہیں جو کسی قوم کا معزز ہو تو سب اخلاق ہی اچھے ہوتے ہیں مگر اخلاق میں سے بھی بعض اخلاق بڑے معزز اخلاق ہوتے ہیں تو ان معزز اخلاق سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا سفر شروع ہوتا ہے جہاں پہلے لوگوں کے سفر ختم ہو جایا کرتے تھے ؎

واں چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یہ بھی ایک اچھا مضمون ہے لیکن اس سے بھی اگلا قدم ہے کہ وہ پہلے خوباں، وہ اچھے لوگ، وہ محبوب لوگ جو پہلے اعلیٰ اخلاق کے نمونے دکھا گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے کہ میں ان کو اتمام تک پہنچا دوں۔ ان میں کرم کے لحاظ سے، اعلیٰ اخلاقی کردار کے لحاظ سے جو جو کمی رہ گئی ہے میں اس کو پورا کر دوں۔ تو مضمون جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پہلے بھی یہی باتیں میں مختلف حوالوں سے کہہ چکا ہوں لیکن الفاظ کی درستی ضروری تھی "بعثت علیٰ مکارم الاخلاق" کے لفظ نہیں ہیں۔ "بعثت لاتمم مکارم الاخلاق" ہے۔

ایک حدیث میں "حسن الاخلاق" کا ذکر بھی ملتا ہے اور ایک روایت میں "صالح الاخلاق" کا ذکر بھی ملتا ہے مگر سب سے زیادہ پختہ روایت وہی ہے جو عام طور پر شہرت پا گئی ہے یعنی "بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ"۔

یہ آیت کریمہ جس کی میں نے تلاوت کی تھی یہ عموماً نکاح کے موقع پر پڑھی جاتی ہے مگر میں کسی نکاح کے اعلان کے لئے کھڑا نہیں ہوا مگر اس آیت کے حوالے سے وہ سارے جن کے نکاح ہو گئے ہیں یا ہونے والے ہیں یا آئندہ ہوں گے، وہ جن کے نکاحوں کے نتیجے میں اولاد جاری ہو چکی ہے وہ سب میرے مخاطب ہیں لیکن اس مضمون سے پہلے بنگلہ دیش کے اکہترویں جلسہ سالانہ کے آغاز کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔

اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش کی جماعت ۴۔ بخشی بازار، ڈھاکہ میں اپنے اکہترویں جلسہ سالانہ کے لئے اکٹھی ہوئی ہے اور ان کی خواہش ہے کہ ان کو مخاطب کر کے میں چند لفظ کہوں۔ تو میں تمام دنیا کی عالمگیر جماعتوں کی طرف سے ان کو محبت بھرا اسلام پہنچاتا ہوں اور اس جلسے کے مبارک ہونے اور برکتوں کے لمبا چلنے کے لئے دعا دیتا ہوں۔ اللہ کرے کہ ہر پہلو سے یہ جلسہ کامیاب ہو۔ ان کو بہت سی مشکلات کا سامنا ہے۔ چھوٹی جماعت ہے لیکن اس کے باوجود بڑی باہمت جماعت ہے۔ بہت مخلص اور قربانی کے لئے ہمیشہ ہر وقت تیار۔ اس لئے سب عالمگیر جماعتوں کی دعائیں ان کو ضرور پہنچتی رہنی چاہئیں اللہ ان کے حالات میں ایسی پاک تبدیلی پیدا فرما دے کہ جس کے نتیجے میں دوسری قوم یعنی احمدیوں کے علاوہ جو بنگالی لوگ ہیں ان کو اللہ عقل دے اور ایسی غلطیوں سے بچائے جن کا خمیازہ پھر ہمیشہ قوم کو بھگتنا پڑتا ہے۔

خدا والوں کی مخالفت کوئی ایسا اثر نہیں دکھاتی جو آج ہوا اور کل غائب ہو گیا یہ دائماً پیچھے پڑ جاتی ہے اور خود اپنی ہی مخالفت ہمیشہ اس وقت تک پیچھا نہیں چھوڑتی جب تک اس غلطی کا پورا خمیازہ نہ بھگتنا پڑے، پورا انتقام نہ لے لیا جائے۔ حضرت سید عبداللطیف شہید کا خون دیکھیں کہ کتنے کتنے رنگ دکھلا رہا ہے اور ابھی وہ سلسلہ جاری ہے۔ آپ نے اپنی شہادت سے پہلے قوم کو متنبہ کیا تھا، یہ خون اس ملک میں نہ بہاؤ کیونکہ اس کی تمہیں بہت بڑی سزا بھگتنی پڑے گی اور اللہ نے مجھے خبر دی ہے کہ بہت برے دن تم دیکھو گے اس کے نتیجے میں۔ تو وہ خون کے چند قطرے جو اس سرزمین پہ ازراہ ظلم بہائے گئے تھے وہ آج تک بے شمار خون کی ندیاں اور نالیاں بن کر بہتی رہی ہیں اور ابھی وہ سزا معلوم ہوتا ہے پوری نہیں ہو رہی۔

یہ مضمون بھی قابل توجہ ہے کہ خدا چھوٹے جرم کی بڑی سزا کیوں دیتا ہے حالانکہ یہ انصاف کے تقاضے کے خلاف ہے۔ دراصل یہ سمجھنے کی غلطی ہے ایک ظلم کا ایک انداز جب قوم اپنا لے تو ساری قوم کو اس کی سزا ملتی ہے اور جب تک وہ ظلم کے اپنائے ہوئے انداز سے خود اپنا پیچھا نہیں چھڑاتی اس وقت تک سزائیں اس کا پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ تو سزائیں اس بات کی علامت نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک پرانے خون کے نتیجے میں وہ انتقام لینا شروع کیا جو اس کا پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہا۔ یہ سزائیں اس بات کی علامت ہیں کہ یہ لوگ ابھی تک اسی نہج پر ہیں، ابھی تک ان کے دلوں میں سفاکی ہے اور خدا کے نام پر ظلم کرنے کی سرشت ابھی تک رنگ دکھا رہی ہے اس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ یہ مضمون ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ سزاؤں کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے ورنہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر اور کئی قسم کے اعتراض وارد ہوں گے۔

اب یہود کے متعلق فرمایا کہ ہمیشہ تمہیں دنیا کی طرف سے بھی اور آسمان کی طرف سے بھی عذاب پہنچتے رہیں گے۔ اگر وہ بنیادی سرشت جس کی سزا یہ عذاب ہیں تبدیل نہ ہو تو ہر وقت وہ سرشت مطالبہ کرتی ہے کہ ایک تازہ عذاب کا نمونہ دکھایا جائے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی پرانی غلطی کے نتیجے میں ان کو سزا دینا بند ہی نہیں کیا ان کی نئی نسلیں پیدا ہوئیں اور پھر ان کو سزا دی گئی پھر اور نسلیں پیدا ہوئیں پھر ان کو سزا دی گئی۔ قیامت تک اللہ کے انتقام کی پیاس بجھ ہی نہیں رہی یہ ایک جاہلانہ تصور ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ واضح طور پر قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ہم ظلم نہیں کرتے بلکہ جن لوگوں سے ہم انتقام لیتے ہیں وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔

تو اس لئے میں بنگلہ دیش کے متعلق یہ دعا کی طرف متوجہ کر رہا ہوں کہ بعض غلطیاں ایسی قوم کر بیٹھتی ہے جس کے بعد قوم کے لئے ان کا ازالہ ممکن نہیں رہتا اور وہ غلطیاں ایک مستقل رنگ پکڑ جاتی ہیں جس کے داغ دھوئے نہیں جا سکتے۔ اب پاکستان میں جو حرکت ہوئی احمدیوں کو ایک دفعہ غیر مسلم قرار دیا گیا حالانکہ اسمبلیوں کا کام نہیں تھا، اب اس ظلم اور سفاکی کو کالعدم کرنے کی کسی میں طاقت نہیں رہی اور وہ مستقل ساتھ ایک جاری جرم ہے جو اپنی سزا کے مطالبے ہر وقت کرتا رہتا ہے۔ ہر نئی نسل اس جرم پر صاد کر رہی ہے اور اس کو بدلنے کا تصور بھی کوئی حاکم وقت نہیں

کر سکتا۔ یہ جاری صورت جو ہے ظلم کی، یہ ایک جاری عذاب اور خدا تعالیٰ کی جاری ناراضگی کا مطالبہ کرتی ہے۔ پس اس پہلو سے اب تک تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بنگلہ دیش کو اس قسم کی حماقت سے باز رکھا ہے اور کئی دفعہ معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ حکومت کچھ کر گزرنے پر تلی بیٹھی ہے لیکن پھر خدا تعالیٰ وہ توفیق ان سے واپس لے لیتا ہے یا چھین لیتا ہے یہ اللہ کا احسان ہے۔ میری دعا یہ ہے کہ یہ جاری و ساری رہے یہ احسان کا طریق۔ اس قوم کو کسی ایسے جرم کی توفیق نہ ملے جس کے نتیجے میں پھر سزائیں لازماً ان کے پیچھے پڑ جائیں گی۔ پہلے ہی غریب لوگ ہیں، مصیبت زدہ ہیں، آئے دن کئی قسم کے مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے اوپر سے یہ ظلم بھی اگر وہ سہیڑ بیٹھے تو اس قوم کے لئے بہت بڑی تباہی ہوگی۔ اسی طرح دوسرے ممالک بھی جہاں اس قسم کی سوچیں ابھرتی رہتی ہیں اور ہر طرف سے عالمی سازشوں کے نتیجے میں اور ممالک میں وہی حرکتیں دہرانے کی کوشش کی جاتی ہے جو پاکستان میں ہو چکی ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے اور بے وقوفیوں سے باز رہنے کی توفیق بخشے۔

ظلم کا ایک انداز جب قوم اپنا لے تو ساری قوم کو اس کی سزا ملتی ہے اور جب تک وہ ظلم کے اپنائے ہوئے انداز سے خود اپنا پیچھا نہیں چھڑاتی اس وقت تک سزائیں اس کا پیچھا نہیں چھوڑتیں۔

یہ آیت جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی تھی اس کا تعلق صرف کسی ایک نکاح سے نہیں بلکہ ایک جاری مضمون ہے جو صرف مسلمانوں ہی سے نہیں تمام دنیا کے انسانوں سے گہرا تعلق رکھتا ہے ایک ایسا بنیادی اصول ہے جس میں آپ کبھی کوئی تبدیلی نہیں دیکھیں گے۔ اس کا لفظی یا کچھ بامحاورہ ترجمہ تو یوں بنے گا کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ "وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ" اور ہر جان اس بات کی نگرانی کرے کہ وہ آگے کیا بھیج رہی ہے، کل کے لئے آگے کیا بھیج رہی ہے۔ "وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ" پھر ہم تمہیں یاد دلاتے ہیں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ وہ جو تم اعمال بجالاتے ہو ان سے واقف ہے، ان سے خوب باخبر ہے۔

یہ مضمون کئی دفعہ بیان ہوا لیکن ہر دفعہ بار بار بیان کرنے کا محتاج ہے کیونکہ اس کا قوموں کے عروج اور ان کے تنزل سے یعنی ان کی اخلاقی قدروں کے عروج اور تنزل سے بہت گہرا تعلق ہے۔ فرمایا ہے تم اس بات کے نگران ہو اور ذمہ دار ہو کہ اپنے بعد پیچھے کیا چھوڑ کر جاؤ گے۔ کل سے مراد آنے والا کل جو اس دنیا کا کل بھی ہے اور اس دنیا کا کل بھی ہے جو مرنے کے بعد ہم دیکھیں گے۔ تو لفظ "غد" نے اس زمین کا بھی احاطہ کیا ہوا ہے اور اگلی دنیا کا بھی احاطہ کیا ہوا ہے اور ان اعمال کا اس دنیا سے بھی تعلق ہے اور اس دنیا سے بھی اور مستقبل میں یہ تعلق قائم رہے گا جو آج ہم اعمال کر رہے ہیں اور ہم سے وہ اعمال رونما ہو رہے ہیں۔ تو ہمارے آج کے اعمال کتنا لمبا اثر دکھائیں گے اور کتنا لمبا اور دیرپا اثر ان کا آئندہ جاری اور ساری رہے گا۔ اس دنیا میں بھی ہماری نسلیں اس اثر کو دیکھیں گی اور آنے والی دنیا میں بھی ہم خود اور ہماری نسلیں اس اثر کو دیکھیں گی۔

اسی لئے بعد میں متنبہ فرمایا "واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون" اللہ کو خبر ہے بعض دفعہ تمہیں خبر نہیں ہوتی کہ تمہارے اعمال کے کیا اثرات مترتب ہو رہے ہیں۔ اس کے بعد اگلا پہلو دوسری آیت میں یوں بیان ہوا۔ "وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰہَ فَاَنْسٰھُمْ اَنْفُسَھُمْ" یہ دراصل نئی بات نہیں ہے بلکہ اس کا ایک اور پہلو ہے، اسی مضمون کا جو پہلے بیان ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو خدا کو بھلا دیتے ہیں "فَاَنْسٰھُمْ اَنْفُسَھُمْ" تو یہ ان کا خدا کو بھلانا دراصل ان کے اپنے نفس کو بھلانے کے مترادف ٹھہرتا ہے، اللہ ان کو خود اپنے حال سے بے خبر کر دیتا ہے۔ یہاں "اَنْفُسَھُمْ" میں خود ان کی اپنی ذات شامل ہے اور وہ بچے جن کے وہ نگران ہیں، وہ نسلیں جن کو وہ آگے بھیج رہے ہیں یہ سب "اَنْفُسَھُمْ" کے اندر داخل ہیں اور قرآن سے یہ محاورہ ثابت ہے یہاں صرف ان کی ذات نہیں بلکہ ان کی اولادیں، ان کی آگے آنے والی نسلیں سب لفظ "انفسھم" میں شامل ہیں تو یہ بات ہمیں سمجھائی گئی کہ آئندہ نسلوں کی حفاظت کے لئے اپنے حال سے باخبر رہنا اور خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا ضروری ہے۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو خدا تمہیں گویا تمہاری اپنی نسلوں کو بھلا دینے کا مرتکب کر دے گا یعنی نتیجہ یہ وہ نکالے گا جیسے تم نے عملاً خود جان بوجھ کر اپنی نسلوں کو بھلا دیا ہے اور ان کے مفادات سے غافل ہو گئے اور بے خبر ہو گئے۔

یہ مضمون ہے جس کا تعلق ہر نسل کے جوڑ سے ہے اور اس کے راز کو اگر انسان سمجھ جائے تو آئندہ نسلوں کی تربیت کا راز پالے گا۔ مغربی دنیا میں خصوصیت سے یہ آواز بار بار اٹھتی ہے، کہ ہمارے بچوں کا کیا بنے گا۔ بعض لوگ اپنے بچوں کے متعلق اس وقت بتاتے ہیں جبکہ بات میں دیر ہو چکی ہوتی ہے، جب معاملہ حد استطاعت سے آگے نکل چکا ہوتا ہے اور عجیب سی بات دکھائی دیتی ہے کہ ماں باپ تو دین پر قائم دکھائی دیتے ہیں ان کے دل میں خواہش بھی ہے کہ نیک رہیں لیکن بچے وہ جن کی آنکھوں سے دین کا تعلق کلیۃً مٹ چکا ہوتا ہے وہ اجنبی آنکھیں بن جاتی ہیں۔ ان کے سامنے وہ بڑے ہو رہے ہیں ان کا رہن سہن، طرز بودوباش، ان کی دلچسپیاں بالکل مختلف دائروں سے تعلق رکھتے ہیں یعنی کسی کے گھر میں کوئی اور بچہ پیدا ہو جائے جیسے یعنی جانوروں میں تو یہ دکھائی نہیں دیتا مگر اگر مرغی کے بچوں میں بطخ کا انڈہ رکھ دو تو ویسا ہی منظر پیدا ہو گا کہ باقی چوزے مرغی کے چوزے نظر آئیں گے اور ایک بیچ میں بطخ کا چوزہ بھی آ جائے گا۔

تو اللہ تعالیٰ نے جو تربیت کا مضمون ہمیں سمجھایا ہے اس کا یہی نظارہ سامنے آتا ہے کہ اگر تم نے خدا کو بھلا دیا تو پھر تمہاری نسل تمہارے ہاتھ سے نکل جائے گی اور یوں محسوس ہو گا گویا تم نے خود اپنی نسل کو بھلا دیا ہے۔ ایسے لوگوں کا جب میں نے جائزہ لیا اور ایک لمبے عرصے سے مجھے اس میں دلچسپی ہے یعنی خلافت کی ذمہ داریاں تو چند سال سے ہیں لیکن جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اس مضمون میں مجھے ہمیشہ دلچسپی رہی کہ بعض نیک لوگوں کے ہاں ایسے بچے کیوں نکل آتے ہیں جو ان کے مزاج کے برعکس مزاج لے کر پلتے ہیں اور ان کی دلچسپیوں کو چھوڑ کر الگ دلچسپیوں میں متوجہ رہتے ہیں، ان کے دائرے بدل جاتے ہیں جیسے چوزوں کے اندر کوئی بطخ کا بچہ آ جائے۔ وہ Ugly Duckling ہوتے ہیں۔ ویسے عجیب و غریب مناظر بھی آپ کو دکھائی دیتے ہیں ہم نے کئی دفعہ دیکھا خود بھی بعض عورتیں مرغی کے انڈوں کے ساتھ مختلف انڈے رکھنے کے شوق رکھتی ہیں اور دیہات میں نظر آتے تھے ایسے واقعات، کسی پرندے کا انڈا اٹھا لیا کسی بطخ کا انڈا اٹھا لیا تو جو مخلوق پیدا ہوتی ہے وہ عجیب و غریب سی مخلوق اٹھ رہی ہوتی ہے۔

آئندہ نسلوں کی حفاظت کے لئے اپنے حال سے باخبر رہنا اور خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا ضروری ہے۔ اگر تم نے خدا کو بھلا دیا تو پھر تمہاری نسل تمہارے ہاتھ سے نکل جائے گی اور یوں محسوس ہو گا گویا تم نے خود اپنی نسل کو بھلا دیا ہے۔

انسانی زندگی میں واقعۃً ایسے نظارے دیکھنے میں آتے ہیں اور اس کی وجہ کیا ہے یہ میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں اس آیت کی تشریح میں۔ وجہ یہ ہے کہ دراصل بچپن ہی سے جب ماں باپ ان بچوں کی دلچسپیوں کے رخ بدلتے ہوئے دیکھتے ہیں تو خود ان سے مرعوب ہوتے ہیں اور اس بات کا حوصلہ نہیں رکھتے، اعتماد نہیں رکھتے کہ اپنے بچوں کو بتائیں کہ یہ تمہارے رجحانات غلط ہیں، یہ ادنیٰ ہیں اور اعلیٰ اقدار سے ہٹ کر تم گھٹیا چیزوں کو اپنا رہے ہو۔ ان کے اندر دل پر ان باتوں کا رعب موجود ہوتا ہے گویا کہ خود تو وہ بے اختیار طور پر خدا کے رستوں پر چلتے رہے یعنی ان کے ماں باپ نے ان کو ڈال دیا مگر دل کی گہرائی میں ان رستوں کی اتنی قدر و قیمت نہیں جتنی باہر کی دنیا کے اطوار کی قدر و قیمت ان کے دل میں جاگزیں ہوتی ہے۔ خود تو وہ رستہ نہیں بدل سکتے مگر جب اولاد کو اٹھتا ہوا دیکھتے ہیں ان رستوں پر تو اس سے مرعوب ہوتے ہیں۔ ان کو یہ حوصلہ نہیں ہوتا کہ اپنے بچے کو کہیں یہ تم نے کس قسم کے پاجامے شروع کر دیئے ہیں یہ تم نے کس قسم کے گلوں میں ہار ڈال لئے ہیں۔ بالوں کا رخ کیا بنا رہے ہو۔ پاگل ہو گئے ہو۔ یہ کیسی بدذوقی کی باتیں ہیں جو تم کر رہے ہو، یہ کہنے کی ان کو ہمت ہی نہیں ہوتی۔ آنکھوں کے سامنے لڑکیاں اپنے پر پرزے نکال رہی ہیں۔ وہ تنگ جینز پہن رہی ہیں، بالوں کے حلیے بگاڑ رہی ہیں اور اپنی مرضی سے جہاں چاہیں چلی جاتی ہیں اور ماں باپ کو یہ حوصلہ نہیں کہ ان کو سمجھا سکیں۔ دراصل وہ پہلے خدا کو بھلا بیٹھے ہیں اگر انہوں نے خدا کو نہ بھلایا ہوتا تو ناممکن تھا کہ اس قسم کے بچوں کو اپنے گھر میں بے روک ٹوک پلنے دیں۔ لیکن چونکہ بنیادی طور پر ان کے ماں باپ نے تربیت ایسی کی ہوئی ہے کہ خود مذہب کی کھلم کھلا بغاوت نہیں

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA
VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD.
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.
S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TELEPHONE 0276 20916 FAX 0276 678740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

کر سکتے اس لئے وہ مذہب رکھتے ہوئے بھی اپنے بچوں کو لامذہب بنانے میں مددگار بن جاتے ہیں اور یہ نسل ایسی ہے جو گویا اس کا مصداق بن جاتی ہے "وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللّٰهَ فَأَنْسٰهُمْ أَنْفُسَهُمْ" تم نے اگر حقیقتاً خدا کو بھلا دیا خواہ ظاہری طور پر اس کی ذات سے تم پیوستہ ہی رہے، تو تم دیکھو گے کہ تمہاری اولاد آگے خدا کو بھلانے والی ہو جائے گی اور اس پر تمہارا کوئی بس نہیں چلے گا۔

> تم نے اگر حقیقتاً خدا کو بھلا دیا خواہ ظاہری طور پر اس کی ذات سے تم پیوستہ ہی رہے تو تم دیکھو گے کہ تمہاری اولاد آگے خدا کو بھلانے والی ہو جائے گی اور اس پر تمہارا کوئی بس نہیں چلے گا۔

ایسے بہت سے نظارے ہم نے دیکھے اور اب بھی دیکھتے ہیں۔ بعض دفعہ بعض ماں باپ کی طرف سے اطلاع ملتی ہے کہ آپ کو تکلیف تو بہت ہوگی مگر میں مجبور ہوں بے اختیار ہوں میری بیٹی نے عیسائی سے شادی کرلی ہے، میری بیٹی فلاں شخص کے ساتھ آمادہ ہوگئی ہے، کوئی سکھ کے پاس جا رہی ہے، کوئی ہندو کے پاس چلی گئی ہے، یہ واقعات جماعت کے تعلق میں بہت شاذ ہیں۔ لیکن شاذ ہونے کے باوجود چونکہ ایک سفید چادر کے داغ ہیں اس لئے نظروں کو بہت تکلیف دیتے ہیں۔ ایک ایسی چادر کے داغ ہیں جس پر عموماً یہ دھبے دکھائی دیتے نہیں ہیں۔ اور اس کے بعد ان کے ماں باپ کا یہ لکھنا یا پیغام بھیجنا کہ ہم بے بس ہیں اور بے اختیار ہیں، ہمارا کوئی قصور نہیں، ہمیں معاف کیا جائے۔ ان کو میں لکھتا ہوں کہ معافی مجھ سے کیا مانگتے ہو یہ تو اللہ سے معافی مانگنے والی باتیں ہیں۔ جہاں تک نظام جماعت کا تعلق ہے جو لوگ تم سے الگ ہوگئے وہ اپنے ذمہ دار ہیں ان کی سزا تمہیں نہیں ملے گی لیکن قانون قدرت جو تمہیں سزا دے گا اس کی معافی خدا سے مانگو۔ اس میں میں بالکل بے اختیار اور بے بس ہوں، مجھ میں طاقت ہی نہیں کہ میں تمہیں معاف کرسکوں اور یہ وہ نظام ہے جو سزا کا نظام ایک جاری نظام ہے۔ ایسے موقع پر بہت دیر کے بعد ان ماں باپ کو سمجھ آتی ہے کہ ہم نے شروع میں خدا کو بھلائے رکھا تھا کیونکہ یہ ایسے بچے ایک دن میں نہیں بنا کرتے۔ اچانک مرغی کے انڈوں سے بطخ کے بچے نہیں نکلا کرتے وہ شروع ہی سے ان کی پیدائش کے آغاز ہی سے کچھ باتیں ان کے اندر ایسی داخل ہو جاتی ہیں جو ان کا کریکٹر ہیں اور وہ کریکٹر اچانک نہیں بنتا۔ یہ ایک لمبا نفسیاتی مضمون ہے لیکن امر واقعہ یہی ہے کہ جو ماں باپ دونوں اللہ سے محبت رکھتے ہوں وہ اپنے بچے کے آغاز ہی سے ان کی ایسی حرکتوں سے خوفزدہ ہو جاتے ہیں جو ان کو خدا سے دور لے جانے والی ہیں اور وہ وقت جبکہ وہ اثر قبول کرتے ہیں اس وقت وہ اپنی ساری طاقت استعمال کرلیتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں، سمجھاتے ہیں، ان کے تعلق ایسے لوگوں سے بناتے ہیں جن کے نتیجے میں وہ خود بخود محفوظ ہونے لگتے ہیں یعنی ماحول ان کی حفاظت کرتا ہے تو ایسے بچوں کو پھر کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

پس یہ خیال غلط ہے کہ اچانک واقعہ ہوا ہے۔ یہ تربیتی کمزوریاں پہلے ماں باپ کے دل میں پیدا ہوتی ہیں اور وہ ان سے غافل رہتے ہیں تو "أَنْسٰهُمْ أَنْفُسَهُمْ" کے دونوں معنے صادق آتے ہیں کہ خدا ان کو اپنے نفس کے حالات سے بھی غافل کردیتا ہے۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ اندرونی طور پر ہم کیا چاہ رہے ہیں۔ ایسے بچے اگر نظام جماعت سے تعلق نہ رکھیں تو بہت دفعہ دیکھا ہے کہ ایسے ماں باپ ہیں ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایسے بچے عموماً اگر لڑکے ہیں مثلاً ان کی آپ تاریخ کا مطالعہ کریں، یعنی ان کے گزشتہ حالات کا، آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ بچپن ہی سے نہ کبھی اطفال کے کاموں میں، نہ خدام کے کاموں میں، نہ مسجد میں آنے جانے کا ان کا تعلق قائم ہوا اور ماں باپ نے دیکھا ہے پرواہ نہیں کی۔ اس بات پر خوش رہتے ہیں کہ انہوں نے یونیورسٹی میں بہت اچھے نمبر لئے ہیں یا سکول میں غیر معمولی نمبروں پہ کامیاب ہوئے ہیں اور اسی فخر میں رہتے ہیں اور ان کو اس طرح دیکھتے ہیں جیسے ان سے بڑی چیز ان کے گھر میں پیدا ہوگئی ہے، یہ رعب ہے اصل میں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے لئے ایک ایسی دعا سکھائی ہے کہ میری تو روح وجد میں آجاتی ہے جب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مصرعہ پڑھتا ہوں اپنی اولاد کے حق میں

نہ آوے ان کے گھر تک رعب دجّال

کہ اے اللہ رعب دجّال کو ان کے گھر کے پاس نہ پھٹکنے دینا۔ کیونکہ رعب پہلے آتا ہے پھر انسان دشمن کا ہو جاتا ہے۔ اس سے پہلے نہیں۔ پہلے ایک نفسیاتی رعب پیدا ہوتا ہے۔ جس کے دل میں دنیا داریوں کا مغربیت کی اقدار کا یا دوسری لامذہب اقدار کا رعب چھا جائے وہ اپنی اولاد کی تربیت کا اہل نہیں رہتا۔ اس اولاد سے بچپن ہی سے مرعوب رہتا ہے۔

کئی دفعہ ایسا ہوا میرے پاس ملاقات کے لئے خاندان آیا اور ایک لڑکے نے سنہری زنجیر پہنی ہوئی تھی، ایک کان میں بندا تھا اور بال بڑھائے ہوئے یا ایک لڑکی نے دوسرے رخ اختیار کئے ہوئے تو میں نے اس کو پیار سے سمجھایا۔ میں نے کہا تم نے یہ کیا شروع کیا ہوا ہے کام۔ اب مشکل نہیں تھا مجھ پہ چونکہ رعب نہیں تھا اس لئے میں نے پورے اعتماد سے اس سے بات کی اور اس کو بتایا کہ یہ تو بہت ہی بچوں والی باتیں کر رہے ہو تم۔ تم سے توقع نہیں ہے آنکھیں بند کرکے ایک قوم کی نقل کر رہے ہو اس میں کوئی بھی حکمت نہیں ہے جاہلانہ بات ہے اور بعضوں نے اسی وقت اتار کے وہ پھینک دیا۔ ایک بچے نے زنجیر اتاری توڑ کے پھینک دی اس نے کہا مجھے کوئی تعلق نہیں اس زنجیر سے اور ماں باپ سامنے دیکھ رہے تھے ان کو کیوں خیال پہلے نہیں آیا اس لئے کہ خود مرعوب تھے۔ عورتوں کی طرح بڑھے ہوئے بال، جب میں نے بتایا یہ تو طریق ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم نے ناپسند فرمایا ہے، تمہیں مرد پیدا کیا ہے، مردوں والے اخلاق سیکھو اور کر کیوں رہے ہو، غور تو کرو۔ تم نقلیں مار رہے ہو ان کی اور تم بڑے مرعوب ہوگئے ہو۔ تم نے بچپن میں دیکھا ہے ان لوگوں کو کبھی ٹیلی ویژن میں کبھی گلیوں میں اور تم سمجھتے ہو کہ بہت زبردست لوگ ہیں اس طرح بال بڑھا لئے اس طرح گتیں بنالیں اور بڑے رعب سے پھر رہے ہیں تو تم مرعوب ہوئے ہو اور ان کی نقلیں شروع کردی ہیں۔ اب یہ بات ایسی ہے کہ ایک دفعہ بھی مجھے مایوسی کا منہ نہیں دیکھنا پڑا ہمیشہ بچوں نے اچھی Response دکھائی ہے بعض دفعہ دوبارہ ملنے آئے ہیں صحیح بال بنوا کر اچھے بھلے معقول بچے بیچ میں سے نکل آئے۔

> جس کے دل میں دنیا داریوں کا، مغربیت کی اقدار کا یا دوسری لامذہب اقدار کا رعب چھا جائے وہ اپنی اولاد کی تربیت کا اہل نہیں رہتا۔

تو میں آپ کو یہ سمجھا رہا ہوں کہ رعب ہے جو مارتا ہے اور دنیا میں بہت سے لوگ مرعوب رہکر زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں لیکن ان کا رعب دکھائی نہیں دیتا وہ خود اس رعب سے ناواقف رہتے ہیں جو ان کے اندر ان کی اقدار پر قبضہ کرچکا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللّٰهَ"۔ اللہ کو نہ بھلانا۔ نتیجہ یہ نکلے گا "فَأَنْسٰهُمْ أَنْفُسَهُمْ" ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے خدا کو بھلا دیا خدا ان کو اپنے نفوس کو بھلا دیتا ہے۔ تو ایک ترجمہ تو اس کا ہے کہ وہ بچے جن کو وہ پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں جو ان کا کل بنائیں گے، ان بچوں کے مفادات سے ان کو غافل کر دیتا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ یہ جو غافل کرنا ہے یہ پہلے خود اپنے حال سے غافل ہوتے ہیں تب وہ بچوں کے حال سے ناواقف ہوتے ہیں۔ تو یہ آیت دونوں جگہ اپنا عمل دکھا رہی ہے۔ اور حقیقت میں اگر غیر اسلامی یا غیر مذہبی اقدار کی فضا میں آپ نے پلنا ہے اور اپنے بچوں کو پالنا ہے تو ایک اس کا نکتہ یہ ہے کہ اللہ کو یاد رکھیں اور غیر اللہ کا رعب دل میں نہ آنے دیں۔ رعب ہے اگر آگیا تو پھر آپ مارے گئے پھر آپ کی اولاد آپ کے ہاتھوں سے

SCL

DISTRIBUTORS OF COMPUTER PARTS AND SPARES
DIRECT TO THE PUBLIC

4A RANELAGH ROAD, SOUTHALL,
MIDDLESEX, UB1 1DO
TELEPHONE 081 571 0859/9933
MOBILE 0831 093 120
FAX 081 571 9933

نکل جائے گی۔ کسی قیمت پر آپ اس کو سنبھال نہیں سکیں گے۔ لیکن اگر اللہ کی یاد غالب ہے تو دل ایک خاص نشے کی حالت میں رہتا ہے اس یاد سے متصادم چیزیں نظر کو بری لگتی ہیں اور از خود دل وہ فیصلے کرتا ہے جو بچوں کی حفاظت کے لئے مناسب اور ضروری ہیں۔ کیونکہ اللہ سے پیار غیر اللہ کے مقابل پر ایک قسم کی الرجی پیدا کر دیتا ہے۔ وہ اچھا نہیں لگتا دل کو گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے غیر اللہ کی حرکتیں دیکھ کر۔ اور غیر اللہ کی حرکتیں بے شمار ہیں کوئی ایک نام ان کا نہیں رکھا جاسکتا۔ لیکن انسان کا شعور اس کو ضرور بتا دیتا ہے کہ یہ اللہ والوں کی ادائیں ہیں یہ غیر اللہ والوں کی ادائیں ہیں ان میں فرق بڑا نمایاں ہے۔

> اولاد کے حق میں وہ دعائیں زیادہ مقبول ہوتی ہیں جو ان کے پیدا ہونے سے پہلے کی جاتی ہیں اور تعلق باللہ کی خاطر محض اس لئے مانگی جاتی ہیں کہ میرے بچے تیرے رہیں کسی اور کے نہ بن جائیں۔

پس اس پہلو سے سب سے اہم نکتہ تربیت کا جو آپ کو یاد رکھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ اللہ سے سچا پیار رکھیں اور خدا کے پیار کے برعکس کوئی رعب اپنے دل پر نہ پڑنے دیں۔ یہ ساری چیزیں بے معنی اور بے حقیقت ہیں۔ میں نے آپ کو بارہا مثالیں دی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی جو اصل شان تھی، جو نور ان میں چمکتا تھا جس نور سے وہ رستہ دیکھتے تھے اور رستہ دکھاتے تھے وہ یہی اللہ کا رعب تھا۔ غیر اللہ کا کوئی رعب ان کے اوپر اثر انداز نہیں تھا۔ سادہ کپڑوں میں، پھٹی پرانی جوتیوں میں، ایسے لباس میں جس کے اندر قمیص کا شلوار سے جوڑ نہیں، کوٹ کا اندر کے کپڑوں سے جوڑ نہیں، جرابیں اور رنگ کی اور سوٹ اور رنگ کے پہنے ہوئے، کبھی سوٹ بھی پہن لیتے تھے کبھی سادہ عام تہبند باندھ کے پھرتے تھے لیکن یہ نظر آتا تھا کہ لباس ان پر اثر انداز نہیں ہو رہا جو لباس پہنتے ہیں اس پر وہ اثر انداز ہو جاتے ہیں۔ مجنوں سے دشت کو رونق تھی۔ دشت مجنوں پر اثر انداز نہیں ہوتا تھا پس جو بھی وہ لباس پہنتے تھے اس لباس میں اچھے لگتے تھے اور لباس ان سے رونق پاتا تھا اور عزت پاتا تھا۔ یہ وہ رعب ہے جو خدا کا رعب ہے اگر یہ قائم رہے تو غیر اللہ کا رعب پھٹک نہیں سکتا پاس۔

پس ان صحابہ کی جو شان ہم نے بچپن میں دیکھی اور ہمیشہ کے لئے دلوں پر نقش ہو گئی وہ یہی شان تھی کہ وہ غیر اللہ سے بے نیاز پھرا کرتے تھے گویا وجود ہی کوئی نہیں ہے۔ اور اس ذات میں مگن۔ اس خیال میں مگن ان کی نسلوں کی اچھی تربیت ہوئی مگر بعض اوقات استثناء وہاں بھی دکھائی دیئے۔ وہ استثناء بھی بعض بنیادی تعلیمات سے غافل ہونے کے نتیجے میں پیدا ہوئے۔ بعض دفعہ ایک نیک آدمی نیکی میں اتنا انہماک کر لیتا ہے کہ وہ دوسرے حقوق ادا نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں ایسا کئی مرتبہ ہوا کہ ایک صحابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں تو ساری عمر اب روزے رکھنے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ ایک نے کہا کہ میں اتنی نمازیں پڑھا کروں گا ساری رات جاگا کروں گا وغیرہ وغیرہ۔ ہر موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان کو منع فرمایا اور کہا کہ تم زبردستی خدا کو خوش نہیں کر سکتے، تم اپنا نقصان اٹھاؤ گے، خود اپنا نقصان کرو گے۔ اور فرمایا تمہارے بیوی بچوں کا بھی تم پر حق ہے ان کا بھی خیال کرو۔ ایسے واقعات ملتے ہیں کہ بعض لوگوں کی آپس میں دوستی تھی اور جب وہ ایک موقع پر کھانے پر گئے تو بیوی کو بہت برے حال میں دیکھا تو ان صاحب نے حضرت سلمانؓ فارسی کے متعلق روایت ہے انہوں نے پوچھا بیوی سے کہ کیا بات ہے تم، تمہارا خاوند ہے اس برے حال میں کیوں ہو۔ اس نے کہا میرا خاوند جیسا ہوا ویسا نہ ہوا اس کو تو میری ذات میں کوئی دلچسپی نہیں۔ وہ تو خدا کا ایسا ہو چکا ہے کہ بندوں کی کوئی ہوش ہی نہیں۔ پھر ایک لمبی حدیث ہے میں آپ کو سناؤں گا بعد میں۔ آخرکار حضرت سلمانؓ فارسی نے اس کو سمجھایا اور کہا کہ یوں نہیں ہو گا تمہیں خدا کا حق بھی دینا ہے بندے کا حق بھی دینا ہے اور اگر نہیں دو گے تو نقصان اٹھاؤ گے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ پیش ہوا تو آپؐ نے پوری طرح اس کو صاد کیا حضرت سلمانؓ فارسی کی اس نصیحت کو، اور فرمایا بالکل ٹھیک کیا ہے۔

اب ایسے بزرگ بھی ہم نے دیکھے تھے جو اس معاملے میں، دین کے معاملے میں ایسے منہمک ہو چکے تھے کہ ان کو اپنے بچوں کی ہوش ہی نہیں تھی۔ نتیجۃً بعض دفعہ بعضوں کی بیویوں کی کمزوریاں ہوئیں، بعض ہم لوگ جانتے ہیں کہ ایسے خاندانوں سے آئی ہوئی تھیں جن میں احمدیت کا اثر گہرا نہیں تھا اور بعض لاہوری مزاج لوگوں کے زیر تربیت تھیں یا ان کے زیر اثر تھیں تو ان کی اولادوں کو نقصان پہنچا ہے۔ لیکن بنیادی طور پر ایک کمزوری ان کی اپنی بھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس نصیحت کو پیش نظر نہیں رکھا کہ اپنے گھر سے تعلق رکھنا، اپنے گھر کے حقوق ادا کرنا یہ دین کا حصہ ہے، اس کو دین سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ مگر ایسے بہت کم استثناء ہیں۔ اکثر وہ لوگ ہیں جن کے بچوں نے اگر عارضی طور پر کچھ عرصہ دین سے بے رغبتی کے نمونے دکھائے بھی تو بلا استثناء پھر وہ لوٹ کر آخر دین ہی میں پہنچے اور سب کے انجام نیک ہوئے۔ بعض شرارتی بھی تھے بعض ٹوٹی بھی کہلاتے تھے کئی قسم کی حرکتیں کیا کرتے تھے، جوانی کے اثرات بھی تو ہوتے ہیں لیکن انجام کار بہت صالح، بہت بزرگ، بہت خدا کے دین کی خدمت کرنے والے بننے کے بعد پھر ان کی وفات واقع ہوئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی وہ دعائیں قبول کیں کہ جب تک ہمیں نیک لوگوں میں شامل نہ فرما ہمیں مارنا نہیں۔ اور یہ دعا بعض دفعہ انسان خود اپنے لئے مانگتا ہے تو پوری ہوتی ہے بعض دفعہ اس کے ماں باپ نے اس کے لئے مانگی ہوتی ہے۔

تو دوسرا پہلو دعا کا ہے۔ وہ دعائیں بھی ہیں جو بعض دفعہ دور جاتے ہوئے بچوں کو واپس کھینچ لاتی ہیں۔ ایسے رسوں سے وہ جکڑے جاتے ہیں جو دکھائی نہیں دیتے۔ اور قرآن کریم نے جو آسمان کے نظام کے استقرار کا ذکر فرمایا ہے اس میں ایسے ہی رسوں کا ذکر فرمایا ہے کہ ایسے ستونوں سے ہم نے ان کو باندھ رکھا ہے یا ان ستونوں پر قائم رکھا ہے تم ان کو دیکھ نہیں سکتے۔ تو یہ الٰہی نظام ہے جس میں پاک لوگوں کی اولادوں کو بھی خدا بالآخر ایسے رسوں سے جکڑ دیتا ہے کہ اپنے مدار سے باہر نکل نہیں سکتے اور یہ دعاؤں کے رسے ہیں بہت دور تک یہ اپنا کام دکھاتے ہیں۔ پس اگر وقتی طور پر کسی سے غلطی ہو بھی جائے اور وہ بعض باتوں میں جان کر یا غفلت یا لاعلمی کے نتیجے میں اپنی اولاد کے مفادات کے تقاضے نہ پورے کر سکے تو دعائیں اس کا سہارا بن جاتی ہیں اور دعاؤں کے نتیجے میں پھر ایسے بچے ایک حد سے آگے بدکنے کی توفیق نہیں پاتے۔ کیونکہ وہ رسے وہ ہیں جو ہمیں دکھائی نہیں رہے مگر موجود ہیں اور یہ دعاؤں کے رسے ہیں۔

> اگر پیدائش سے پہلے دعائیں نہ بھی مانگی گئی ہوں تو بیماری کے آغاز ہی میں انسان حساس ہو جائے اور احساس کی وجہ یہ ہو کہ اللہ سے تعلق کے معاملے میں بچے دور ہو رہے ہیں، وہ تعلق کمزور پڑ رہا ہے تو یہ بھی بےلوث دعاؤں کے زمرے میں آئے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر اس مضمون کو خوب کھول کر بیان فرمایا۔ آپ سے ایک شکایت کی گئی کہ ایک شخص ہے جو اپنی اولاد پر تربیت کے معاملے میں بہت سختی کرتا ہے، ناواجب سزائیں دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اتنا اس پر ناراض ہوئے کہ شاذ کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسے غصے کی حالت میں دیکھا گیا ہے آپ نے فرمایا وہ شرک کرتا ہے۔ اس کے اختیار میں ہے تربیت کرنا۔ یعنی جہاں تربیت سے غفلت ہو وہ بھی گناہ ہے لیکن تربیت کو اپنے ہاتھ میں سمجھ لینا چاہے ڈنڈے کے زور سے کی جائے یہ بھی ناجائز اور یہ بھی شرک کے مترادف ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو چاہئے کہ دعا کرے یعنی اگر تربیت کے بعد جو مناسب حقوق ہیں تربیت کے وہ ادا کرنے کے بعد پھر بھی کچھ کمی رہ جاتی ہے تو وہ خدا نہیں ہے پھر دعا کرے اور پھر دیکھے کہ دعا اثر دکھائے گی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی بھی اپنی تربیت پر بناء نہیں کی اس کثرت سے دعائیں کی ہیں بلکہ پیدائش سے بھی پہلے دعائیں شروع کر دیں کہ ان کے نتیجے میں جو کمیاں رہ گئی تھیں اللہ خود پوری کرتا رہا ہے۔ بہت سے ایسے ابتلاء کے دور آئے ہوں گے کئی قسم کے ایسے صدمے پہنچے ہوں گے جو دین پر بھی بد اثر ڈالتے ہیں مگر خدا نے بچایا ہے اس لئے کہ آپ کی اولاد آپ کی دعاؤں کے حصار میں رہی ہے۔ جیسے قلعہ کی فصیلیں ہوتی ہیں وہ اندر رہنے والوں

BOTTLING PLANT
FULLY AUTOMATIC FILLING & SEALING MACHINE
ALWID-MATADOR D MODEL 1986
ROW DOSING SYSTEM, UNIVERSAL - D
8 FILL STATION 1 HEAD, SEAL SYSTEM
OUTPUT: 2000 BOTTLE-HOUR, FILLING VENTIL DIAM. 15MM
VOLUME: CAPACITY UPTO 1,0 LITER
EACH SIDE 1 METRE CONVEYER BELT
FOR FURTHER INFORMATION, PLEASE CONTACT:
2nd HAND MAC
BONGARTSTR. 42/1, 71131 JETTINGEN, GERMANY
TELEPHONE AND FAX NO. 07452/78184

کو بچاتی ہیں اس طرح دعائیں بھی بعض دفعہ قلعہ کی دیواریں بن جایا کرتی ہیں اور وہ بھی وہی دیواریں ہیں جو دکھائی نہیں دیتیں آنکھوں سے، لیکن ان کے اثرات ہم نے دیکھے ہیں۔ جو چیزیں آنکھ سے دکھائی نہیں دیتیں ان کے متعلق یہ سمجھ لینا کہ وہ ہیں نہیں، یہ پرانے زمانے کی باتیں ہیں۔ آج کل تو واقعۃً سائنس ایسی چیزیں دریافت کرچکی ہے کہ جو نہ دکھنے والی چیزیں ہیں ان میں بہت زیادہ طاقتور چیزیں بند کی جاسکتی ہیں۔ Magnatic Fields کے اندر ایسے Crucibles بنائے گئے ہیں یعنی جن میں بہت زیادہ گرمی پیدا کرکے بعض دھاتوں کو پگھلایا جاتا ہے کہ جن کو عام جو برتن ہیں مادہ چیزوں کے وہ ان کو سنبھال ہی نہیں سکتے۔ ان کی گرمی سے وہ پگھل جائیں اور ختم ہو جائیں لیکن وہ جو برتن ہیں وہ مقناطیسی طاقتوں کے برتن ہیں جو آنکھ سے دکھائی نہیں دیتے اور ان کے اندر وہ چیزیں مضبوطی سے قائم رہتی ہیں اور ان برتنوں کے اندر ان کو اتنا زیادہ گرم کیا جاسکتا ہے کہ مادی چیز کے متعلق آپ خواب میں بھی یہ تصور نہیں کرسکتے۔ تو دیکھنے میں وہ چیز دکھائی نہیں دے رہی لیکن بڑے مضبوط ستون ہیں ساری کائنات کا بوجھ ان ستونوں نے اٹھایا ہوا ہے اور ایسے برتنوں میں جو جدید ترین تجارب ہیں جو عام مادی چیزوں میں ممکن نہیں وہ ایسے برتنوں میں ہو رہے ہیں۔ تو اس لئے دعا کے متعلق کوئی بےوقوف یہ سمجھ لے کہ ہم فرضی باتیں کر رہے ہیں دعا کی ایک دیوار بن گئی، دعا کا ایک قلعہ تعمیر ہوگیا وہ سوچنے والا بےوقوف اور قدیم انسان ہے، ہم نہیں۔ ہم نے تو خدا کی ظاہری کائنات میں بھی ایسی حیرت انگیز چیزیں دیکھی ہیں کہ اس کی روحانی کائنات میں ان کا عدم، متصور ہی نہیں ہوسکتا۔ وہی خدا ہے جس نے روحانی کائنات بنائی ہے۔ جب اس کی مادی کائنات میں ہم عجائبات دیکھتے ہیں تو یہ خیال کرلینا کہ اس کی روحانی کائنات عجائبات سے خالی ہے بہت بڑی بےوقوفی ہے۔

> **اپنی اولاد کو بچپن ہی سے یاد رکھیں اور یہ تبھی ممکن ہے کہ آپ بچپن ہی سے اللہ کو یاد رکھیں یا اپنی زندگی میں خدا کو یاد رکھیں تو آپ کی اولاد پر بھی وہ یاد اثرانداز ہوگی اور آپ کو اچھی تربیت کی توفیق ملے گی اور پھر آپ کے مرنے کے بعد بھی یہ دعائیں کام آئیں گی۔**

تو ایسے لوگوں کو اپنی اولاد کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں مگر اس وقت کرنی چاہئیں جب دعا کے وقت ہوتے ہیں جب پانی سر سے گزر جائے تو ایک قسم کی موت واقع ہو جاتی ہے اس وقت اعجازی طور پر اللہ چاہے تو جو چاہے دکھادے مگر عام قانون یہی ہے کہ جو شخص جس طرح خدا سے تعلق رکھتا ہے اس کی اسی حد تک سنی جاتی ہے اور ہر شخص کے لئے اعجاز نہیں دکھائے جاتے۔ وقت کے اوپر آپ علاج شروع کریں تو وہ مرض جو بعد میں خطرناک ثابت ہوسکتا ہے وہ بھی قابو میں آجائے گا اور وقت کے بعد علاج شروع کریں تو شاذ کے طور پر کبھی ہزار، دس ہزار، لاکھ میں سے ایک ایسا بھی ہوتا ہے جو پھر بھی قابو آجاتا ہے۔ مگر یہ غیر معمولی خارق عادت بات ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ مضمون ہمیں خوب کھول کر سمجھا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ روزمرہ کی دعائیں جو تم کرتے ہو ان کی مقبولیت کا تمہارے روزمرہ کے اللہ سے تعلق پر انحصار ہے۔ تم عام تعلقات اللہ سے رکھتے ہو تو دعاؤں کا جو مضمون ہے وہ بھی عام طریق پر تمہارے حق میں جاری ہوگا دعاؤں کے فیض بھی تمہیں اسی حد تک ملیں گے جس حد تک تمہارا خدا تعالیٰ سے ایک روزمرہ کا تعلق ہے۔

پس یہ روزمرہ کے تعلق والی دعائیں تو اکثر احمدیوں کو نصیب ہیں مگر یہ اس وقت اثر دکھائیں گی جبکہ مرض ابھی حد اختیار کے اندر موجود ہے۔ وہ پانی جب سر سے گذر جائے گا پھر خارق عادت دعائیں ہیں جو کام کرتی ہیں اور وہ صرف ان لوگوں کو نصیب ہوتی ہیں جن کا اللہ سے تعلق خارق عادت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ عجیب اور باریک در باریک مضامین بیان فرمائے ہیں کوئی دنیا کا صحیح الدماغ انسان، جس کو ادنیٰ بھی شعور ہو لطیف باتوں کا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تحریروں کو دیکھ کر آپ کی صداقت کے بغیر کوئی اور فتویٰ جاری کر ہی نہیں سکتا۔ وہ لازماً آپ کی صداقت کا قائل ہوگا کیونکہ یہ مضامین وہ ہیں جو صاحب تجربہ کو نصیب ہوا کرتے ہیں باہر کی آنکھ سے دیکھنے والے کو کبھی عطا ہی نہیں ہوتے ان تک اس کی رسائی ہی نہیں ہوا کرتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان باتوں کو اپنے روزمرہ کے معمول میں دیکھا، شناخت کیا، اس کے علاوہ دوسرے نمونوں سے ان باتوں کے موازنے کئے اور پھر اپنے عرفان کا ماحصل ہمارے سامنے کتنا آسان بناکر اس طرح پیش فرمادیا کہ ہماری مسیح موعود علیہ السلام کے بغیر وہاں تک رسائی ممکن ہی نہیں تھی۔ خارق عادت کا مضمون دیکھیں کیسے عجیب طریق سے سمجھایا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے، خارق عادت سے مراد یہ ہے کہ عام طبعی قانون کی حد سے کوئی چیز باہر نکل جائے اور خدا کی قدرت کاملہ کے دائرے میں موجود رہے۔ ویسے تو ہر چیز خدا کی قدرت کاملہ کے دائرے میں موجود ہے مگر اس حوالے سے اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ خدا کی قدرت کاملہ نے بعض قوانین کے دائرے چھوٹے رکھے ہیں، بعض وسیع رکھے ہیں، بعض بالا، بعض نچلے۔ عام حالات میں ایک دائرے میں ایک قانون حرکت کر رہا ہے اور اس دائرے میں اس قانون میں جتنی استطاعت ہے وہ اتنا اثر دکھا سکتا ہے اس سے بڑھ کر اثر نہیں دکھا سکتا۔ اگر معاملہ اس دائرے سے باہر نکل چکا ہو تو بالائی دائرے کا قانون ہے جو حرکت میں آئے تو اس کو درست کرسکتا ہے ورنہ نہیں کرسکتا۔

فرمایا کہ خدا کے بندے بعض ایسے ہوتے ہیں جو اپنے روزمرہ کے تعلقات میں اللہ تعالیٰ سے عام بندوں کی طرح معاملہ نہیں کرتے بلکہ عام بندوں کی عادت کے برعکس معاملہ کرتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں اس کو کیا ہوگیا ہے، یہ تو پاگل ہوگیا ہے۔ اللہ کی خاطر عجیب و غریب باتیں کر رہا ہے۔ وہ مفادات جن کو کوئی دیکھ کر، سمجھ کر چھوڑ نہیں سکتا ان مفادات کو اس طرح چھوڑتے ہیں کہ عام طاقتوں کا انسان اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ ظاہری طور پر اپنے خلاف فیصلے کرتے ہیں مگر خدا کی گہری محبت کے نتیجے میں مجبور ہوکر ایسا کرتے ہیں اس کو مسیح موعود علیہ السلام فرمارہے ہیں خارق عادت تعلق۔

عام دنیا کے نیک آدمی بھی ایک تعلق اللہ سے رکھتے ہیں، روزمرہ قربانیاں دیتے ہیں مگر وہ تعلق خارق عادت نہیں ہے۔ انسانوں میں ایسے تعلق ہر جگہ ملتے ہیں جہاں وہ تعلق انسانوں کے دائرے سے بڑھ کر دکھائی دے وہ وہ دائرہ ہے جسے خارق عادت کہا جاتا ہے، عادت کے برعکس، عادت کو توڑ کر ایک نئے دائرے میں داخل ہوگیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جب خدا کا ایسا بندہ مشکل میں آتا ہے تو خدا کے قانون کے دائرے توڑے جاتے ہیں اور خدا ان قوانین کو وہاں جاری کرتا ہے جو پہلے سے موجود تھے مگر ایک اور وسیع تر دائرے سے تعلق رکھتے تھے۔ تو عام قانون کے دائرے پھاڑ دیئے جاتے ہیں اور ایسے بندے کے لئے خدا خارق عادت نمونے دکھاتا ہے۔ تو ناممکن تو نہیں ہے، ہم دنیا میں خدا کے غیر معمولی بندوں میں یہ باتیں دیکھتے ہیں مگر روزمرہ کے طور پر یہ واقعات نہیں ہوتے اور جن کے حق میں ہوتے ہیں ان کی عادتیں روزمرہ والی عادتیں نہیں ہوتیں، ان سے مختلف ہوا کرتی ہیں۔ تو میں تو ایک عام تربیت کے حوالے سے آپ کو سمجھا رہا ہوں دعاؤں کے اوپر وہ انحصار نہ کریں جو دعائیں آپ کی طاقت سے باہر ہیں۔ روزمرہ کی دعاؤں کا آپس میں تعلق جاری و ساری ہے۔ اس دائرے کے اندر رہتے ہوئے اس وقت دعائیں کریں جب عام طور پر یہ دعائیں سنی جانی چاہئیں۔ اور دعائیں عام طور پر سنی جانے کا ایک راز یہ ہے جو خارق عادت نہیں بلکہ عام عادت کا حصہ ہے کہ جب آپ خدا کے پاس اس وقت جاتے ہیں جب یہ مشکل ابھی بڑی نہیں ہوتی اس سے محبت کی باتیں کرتے ہیں، اپنا تعلق بناتے ہیں اور آئندہ آنے والی مشکلات سے پناہ مانگتے ہیں تو یہ جو تعلق ہے یہ بےلوث تعلق کہلاتا ہے۔ مصیبت تو ابھی پڑی کوئی نہیں، جب مصیبت پڑ جائے اور آپ دوڑے دوڑے جاتے ہیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ مصیبت مجبور کرکے، گھیر کے خدا کے پاس لے گئی ہے اور مصیبت نہ پڑی ہو اور جائیں اور پھر سوچیں کہ یہ مصیبت پڑ بھی سکتی ہے تو یہ درخواست بھی عرض کردیں کہ اے خدا اس قسم کی مصیبتوں سے ہمیں بچا تو وہ دعائیں زیادہ مقبول ہوتی ہیں۔ اسی لئے اولاد کے حق میں وہ دعائیں زیادہ مقبول ہوتی ہیں جو ان کے پیدا ہونے سے پہلے کی جاتی ہیں اور تعلق باللہ کی خاطر محض اس لئے مانگی جاتی ہیں کہ میرے بچے تیرے رہیں کسی اور کے نہ بن جائیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کو نہیں بھلاتے اور ان کی اولادیں پھر بھلائی نہیں جاتیں نہ بندوں کی طرف سے بھلائی جاتی ہیں نہ خدا کی طرف سے بھلائی جاتی ہیں۔

پھر جب بچپن میں آپ ایسے اثرات دیکھتے ہیں تو وہ وقت ہے تشویش کا اور اگر پیدائش سے پہلے دعائیں نہ بھی مانگی گئی ہوں تو بیماری کے آغاز ہی میں انسان حساس ہوجائے اور احساس کی وجہ یہ ہو کہ اللہ سے تعلق کے معاملے میں بچے دور ہو رہے ہیں، وہ تعلق کمزور پڑ رہا ہے تو یہ بھی بےلوث دعاؤں کے دائرے میں آئے گا کیونکہ درحقیقت آپ کی محبت جو بچوں کے لئے

SUPPLIERS OF FROZEN AND FRIED MEAT SAMOSAS, VEGETABLE SAMOSAS, CHICKEN SAMOSAS & LAMB BURGERS - PARTIES CATERED FOR

KHAYYAMS

280 HAYDONS ROAD, LONDON SW19 9TT - TEL: 081 543 5882

ہے اور آپ کی محبت جو اللہ کے لئے ہے یہ دونوں ہم آہنگ ہو جاتی ہیں اور ایسے موقع پر ان بچوں کے حق میں آپ کی دعائیں زیادہ اثر دکھائیں گی۔ تو جب بھی بیماری کے آغاز دیکھیں اس وقت خدا کی طرف متوجہ ہوں اور یہ تبھی ممکن ہے اگر غیر اللہ کا رعب آپ کے دل میں نہ ہو۔ اگر غیر اللہ کا رعب آپ کے دل میں پڑ جائے تو ان دعاؤں کی توفیق ہی نہیں ملتی۔ دل سے وہ ہوک اٹھتی ہی نہیں ہے جو آسمان تک جایا کرتی ہے۔ وہ ہوک تب اٹھتی ہے جب انسان خدا کے پیار میں مبتلا ہو اور اس کے برعکس باتیں دیکھے اور اپنا بس نہ چلے پھر وہ آہ دل سے اٹھتی ہے جو ایک مقبول دعا بن کے عرش کے کنگرے ہلا دیا کرتی ہے۔

تو اپنی اولاد کو بچپن ہی سے یاد رکھیں اور یہ تبھی ممکن ہے کہ آپ بچپن ہی سے اللہ کو یاد رکھیں یا اپنی زندگی میں خدا کو یاد رکھیں تو آپ کی اولاد پر بھی وہ یاد اثرانداز ہوگی اور آپ کو اچھی تربیت کی توفیق ملے گی اور پھر آپ کے مرنے کے بعد بھی یہ دعائیں کام آئیں گی۔ اب یہ جو کل کا مضمون ہے وہ اس دائرے میں آکر اس طرح مکمل ہوتا ہے جب تک آپ زندہ ہیں اس وقت تو کل کی فکر کر سکتے ہیں مگر خدا نے تو آپ کو متنبہ کیا ہے کل کے اس انجام سے بھی جو قیامت تک جاری و ساری ہے۔ اس کل سے بھی متنبہ کیا ہے جو آپ کے مرنے کے بعد پھر کسی وقت آئے گا۔ تو اس کل کے نگران آپ ہو کیسے سکتے ہیں محض اپنے اعمال پر بھروسہ کر کے۔ ایک ہی رستہ ہے کہ اس ذات سے تعلق قائم کریں جس پر کوئی فنا نہیں ہے جو آج کا بھی مالک ہے اور کل کا بھی مالک ہے۔ اِس دنیا کے کل پر بھی اس کا قبضہ ہے اور اُس دنیا کے کل پر بھی اس کا قبضہ ہے۔

وہ دعائیں، وہ نہ نظر آنے والے رستے بن جائیں گے جو آئندہ آپ کی اولاد کو پھر ان کی اولاد کو پھر ان کی اولاد کو ہمیشہ سنبھالتے چلے جائیں گے۔ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جو سب سے پہلی بات اپنی اولاد کو اکٹھا کر کے کہی تھی بڑی قیمتی بات ہے۔ وہ بتاتی ہے کہ کس طرح آپ کو مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی دعاؤں پر گہرا ایمان تھا اور مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ثبوت کے طور پر ایک عظیم ثبوت ہے۔ جب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہوا ہے تو ظاہری طور پر دنیا کے لحاظ سے وہ گھر خالی تھا۔ حضرت اماں جان نے بچوں کو اکٹھا کیا اور کہا دیکھو بچو تمہیں دنیا کے لحاظ سے کچھ دکھائی نہیں دے گا مگر یہ گمان نہ کرنا کہ تمہارے باپ نے تمہارے لئے پیچھے کچھ نہیں چھوڑا وہ دعاؤں کا ایسا خزانہ چھوڑ کے گیا ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گا۔ تمہیں بھی ملے گا تمہاری اولادوں کو اور ان کی اولادوں کو اور ان کی اولادوں کو ملتا چلا جائے گا۔ یہ لامتناہی خزانہ ہے جو کبھی کسی باپ نے ایسا خزانہ کم ہی چھوڑا ہو گا جیسا تمہارے باپ نے تمہارے لئے چھوڑا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس بات کو بیان کیا۔ حضرت پھوپھی جانؓ سے میں نے سنا۔ ان دونوں سے تو مجھے یاد ہے۔ اور ایسے وجد کی حالت میں وہ بیان کیا کرتے تھے کہ دیکھو کیسی عظیم بات تھی اور کتنی سچی بات تھی۔ اس سے بڑا حوصلہ، اس سے بڑا سہارا مل نہیں سکتا تھا مگر وہ نظر آنے والا خزانہ تو نہیں تھا۔ وہ دعاؤں کے رسوں میں بندھا ہوا ایک ایسے Crucible میں موجود تھا۔ نہ وہ Crucible ، نہ وہ برتن دکھائی دے رہا تھا نہ اس کے اندر کیا ہے وہ دکھائی دے رہا تھا۔ لیکن ایمان کی دولت سے، ایمان کی آنکھ سے دکھائی دینے لگا تھا ان کو۔ جانتے تھے کہ یہ سچی بات ہے اور آج ہم نے دیکھا کہ یہ بات سچی نکلی، ہماری نسلیں بھی دیکھیں گی کہ یہ بات سچی نکلی لیکن اس خزانے کے مالک سے تعلق نہیں توڑنا جس نے یہ خزانہ عطا کیا ہے کیونکہ وہی اصل ضمانت ہے۔ وہ لوگ جن کی نظریں خزانوں پر ٹھہر جاتی ہیں اور خزانے دینے والوں سے تعلق توڑ لیتے ہیں پھر آئندہ ان کی نسلوں کی کوئی ضمانت نہیں ہوا کرتی۔ پس اپنی ان نسلوں پر رحم کریں جو آپ کی آنکھوں کے بند ہونے کے بعد بھی پھر اس دنیا میں کئی قسم کی ضرورتوں میں محتاج رہیں گی۔ کئی قسم کی مصیبتوں میں ان کو سہاروں کی ضرورت پڑے گی، ان نسلوں کی طرف توجہ کریں جو قیامت تک آپ کی نسلوں سے پیدا ہونے والی ہیں۔ اور پھر اس کل کی فکر کریں جو اللہ بہتر جانتا ہے کہ کتنی مدت کے بعد آئے گا مگر ضرور آئے گا اور وہ ایسا کل ہے کہ اس کے سامان آج اگر ہم نے کر لئے تو ہوں گے اس وقت سامانوں کا وقت گزر چکا ہو گا۔ پس کوشش سے بھی اور دعاؤں کے ذریعے بھی اللہ کی محبت کے بندھن میں اپنے آپ کو جکڑتے ہوئے وہ دعاؤں کے بندھن تعمیر کریں جو نظر تو نہیں آتے مگر دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کو بھی وہ لپیٹ سکتے ہیں اور ان کے دائرے سے نکل کر باہر جانے کی کسی کو استطاعت نصیب نہیں ہو سکتی۔ ان رسوں سے جکڑ کر اپنی اولاد کو سچے رستوں پر قائم کریں۔ یہی ان کی حفاظت کا بہترین سامان ہے جو آپ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ مختصرات

مثلاً نہر سویز و پانامہ والی پیش گوئی، اقطار السمٰوات والارض سے نکلنے کے متعلق، بڑے بڑے بحری جہازوں کے بارہ میں اور ایٹم بم وغیرہ کے متعلق نیز آئندہ زمانہ میں ایجاد ہونے والی سواریوں کا ذکر۔

۱۴ فروری ۱۹۹۵ء، بروز منگل :

گزشتہ روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی واقعات و آیات کی روشنی میں بعض امور کی تحقیق کرنے کے بارہ میں ارشاد فرمایا تھا۔ اسی تسلسل میں آج حضرت نوحؑ کی کشتی کے بارہ میں وسیع بنیادوں پر تحقیق کرنے کے متعلق ارشاد فرمایا۔ نیز اس بارہ میں کچھ تفصیلات بھی بیان فرمائیں اور ہدایت فرمائی کہ سب امکانی دائروں پر نظر کرتے ہوئے یہ تحقیقی کام کرنا چاہئے۔

آیت نمبر ۱۸۴ (سورہ آل عمران) کی تشریح کے تحت قرآن کریم کے معجزات بیان فرمائے۔ قرآنی معجزات کی ایک شکل اس میں بیان کردہ آئندہ زمانہ کے بارہ میں پیش گوئیاں ہیں۔ پیش گوئیوں کے ذکر میں آج "واذا النفوس زوجت" کی لطیف تفسیر بیان فرمائی نیز سورہ الھمزہ میں لفظ "حطمۃ" کے متعلق یہ ثابت کیا کہ اس سے مراد ایٹم بم ہے اور فرمایا کہ ان آیات میں ایٹم کا پورا نقشہ بیان کیا گیا ہے۔

☆ فرعون کے بارہ میں کچھ مزید وضاحت فرمائی۔

☆ قرآن کریم میں یہود اور مسلمانوں کے متعلق مذکور پیش گوئیوں کا ذکر فرمایا۔

☆ اس بات کی وضاحت فرمائی کہ زبور سے کیا مراد ہے۔

آج درس کے دوران حضور انور نے جاپانی زبان میں جاپانی رضاکاروں کا شکریہ ادا کیا جو احمدیہ کیمپ کوبے سے تعاون کر رہے ہیں۔

۱۵ فروری ۱۹۹۵ء، بروز بدھ :

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں لعاب دہن کا ذکر آنے پر ضمناً یہ وضاحت فرمائی کہ اب سائنسی تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ لعاب دہن میں Antiseptic اجزاء پائے جاتے ہیں۔ جو بعض بیماریوں کو دور کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ نیز اس میں اللہ تعالیٰ نے ایڈز کے دفاع کا غیر معمولی مادہ رکھا ہے۔ اس کے بعد قرآن کریم کے معجزات کے ضمن میں مختلف امور کے بارہ میں احمدیوں کو غیر مسلموں کے حوالے بھی تلاش کرنے چاہئیں۔ نیز فرمایا کہ فرعون کی غرقابی کے بارہ میں بہت گہری تحقیق کی ضرورت ہے۔ اسی طرح سید احمد شہید کی شہادت کے متعلق بھی تحقیق کی ضرورت ہے۔ ابھی تک کوئی قطعی ثبوت نہیں ملا کہ وہ واقعی شہید ہوئے تھے یا نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی قبر کی تحقیق کے ساتھ حضرت سید احمد شہید کی حقیقی قبر کی تلاش اور تحقیق جاری رہنی چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ کسی نبی کا قتل اگرچہ ممنوع نہیں لیکن کسی نبی کا معین طور پر قتل ہونا قطعی شواہد سے ثابت نہیں تاہم اس موضوع پر وسیع بنیادوں پر تحقیقی کام ہونا چاہئے۔

آخر میں آیت نمبر ۱۸۶ کی حل لغات اور اس کی تفسیر بیان فرمائی۔

۱۶ فروری ۱۹۹۵ء بروز جمعرات :

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے الہام "ینقطع آباءک ویبدء منک" میں مذکور پیش گوئی کے پورا ہونے کے متعلق تفصیل سے ذکر فرمایا نیز اس کی صداقت کے ثبوت میں تاریخی شواہد کا ذکر فرمایا۔

☆ کشتی نوحؑ کے بارہ میں تحقیق کرنے کی تلقین فرمائی۔

☆ آیت ۱۸۶ کے تحت فرمایا کہ نفس اور روح دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ مختلف قرآنی آیات سے اس کی وضاحت فرمائی۔

☆ معجزہ شق القمر کے بارہ میں ایک ہندو محقق کا حوالہ پیش کیا اور فرمایا کہ اصل کتاب سے مزید تحقیق ہونی چاہئے۔

☆ ایک مستشرق Bell نے بعض قرآنی آیات کی ترتیب مختلف تجویز کی ہے اس پر تبصرہ اور اس کے اعتراضات کے جوابات۔

☆ غیر مسلموں کے اسلام پر اعتراضات کے ضمن میں فرمایا کہ قرآن مجید میں ان اعتراضات کے جواب میں قتل اور حملہ کا ذکر نہیں بلکہ صبر اور تقویٰ کا ذکر ہے۔ یہ مومنوں کا طریق جواب ہونا چاہئے۔

۱۷ فروری ۱۹۹۵ء، بروز جمعہ :

طے شدہ پروگرام کے مطابق آج درس القرآن نہیں ہوا البتہ ملاقات پروگرام میں ایک سابقہ پروگرام پیش کیا گیا جو عمومی سوال و جواب پر مشتمل تھا۔

(ع - م - ر)

M.A. AMINI TEXTILES

SPECIALISTS IN: FABRIC PRINTING, PRINTED 90" COTTON & CRIMPLENE, QUILT & BED SETTEE COVERS, PRAYER MATS, BEDDINGS ETC., ETC.

PROVIDENCE MILL, 108 HARRIS STREET, BRADFORD BD1 5JA
TEL: 0274 391 832 MOBILE: 0836 799 469

81/83 ROUNDHAY ROAD LEEDS, LS8 5AQ
TEL: 0532 481 888 - FAX NO. 0274 720 214

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۹)

Hay Fever اور دمہ کے علاج سے متعلق بعض دواؤں کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر ہومیو پیتھک کلاس میں ۲۷ اپریل ۱۹۹۴ء کو ہومیو طریق اور ادویہ کے بارے میں بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

[یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

لندن: ۲۷ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر ہومیو پیتھی کی کلاس میں بعض ادویہ کے اہم خواص بیان فرمائے۔

گزشتہ کلاس میں Hay Fever کے لئے بعض ادویہ حضور نے بیان فرمائی تھیں۔ اسی مضمون کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس میں ایک دوا ایلیم سیپا Allium Sepa کا ذکر بھی ہوا تھا۔ ایسا نزلہ جس کی علامتیں پیاس کی تکلیف سے مشابہ ہوں اس میں یہ دوا کافی مفید رہتی ہے لیکن اس کی واضح بات یہ ہے کہ آنکھوں میں خراش پیدا نہیں ہوتی لیکن باقی تمام عضلات میں خراش پیدا ہو جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ایلیم سیپا کا Hay Fever عموماً اگست یعنی گرمیوں کے آخر پر ہوتا ہے لیکن- Hay Fever اور عام نزلاتی بیماریوں کے فرق کو واضح طور پر سامنے رکھیں تو اس سے ایک مزید احتیاط سامنے آ جاتی ہے۔ Hay Fever سے جب جھلیاں چھل جاتی ہیں، اندر زخم سے ہو جاتے ہیں پھر دوسرے نزلاتی جراثیم آ کر وہاں جڑیں پکڑ لیتے ہیں اس سے بلغم زرد ہو جاتا ہے یا چھاتی پر اثر ہوتا ہے۔ یہ تمام چیزیں Hay-Fever سے نہیں ہوتیں۔ Hay Fever کا مستقل علاج وہ عارضی دوائیں نہیں ہیں۔ اس کا مستقل علاج وہ اندرونی کمزوری ہے جس کے نتیجہ میں Hay Fever ہوتا ہے اور وہ کسی انجانے خوف کی وجہ سے جسم ان چیزوں کے خلاف رد عمل دکھاتا ہے جن سے عام طور پر کوئی شر وابستہ نہیں ہوتا۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے جہاں تک غور کیا ہے میرا خیال ہے کہ بچپن میں بعض بے احتیاطیوں کے نتیجہ میں الرجیاں پیدا ہوتی ہیں اور بچہ چونکہ غیر معمولی طور پر حساس ہوتا ہے اس لئے ماں باپ کو پتہ نہیں لگتا کہ وہ کیا دے رہے ہیں اور وہ کیا رد عمل دکھا رہا ہے۔ اس لئے اس کے جسم کے اندر گہرے خوف داخل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے بچوں کے معاملہ میں غذا کے ساتھ بہت احتیاط برتنی چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ Hay Fever کا اصل علاج الرجی کا علاج ہے اور الرجی کے علاج کے ساتھ ہومیو پیتھک میں ایک اصطلاح ہے اینٹی سورک دوائیں۔ "سورا" اس بیماری کو کہتے ہیں جس کا گہری جلدی امراض سے تعلق ہو اور نزلاتی بیماریاں جو زیادہ گہری ہوں ان کا جلدی امراض سے بھی ایک گہرا تعلق ہوتا ہے۔ بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ ایک شخص کا اگزیما مقامی طور پر دوائیں لگا کر دور کیا گیا تو اس کو یا Hay Fever ہو گیا یا دمہ کی تکلیف ایسی ہوئی کہ پھر وہ پیچھا نہیں چھوڑتی تھی۔ بعض صورتوں میں ذیابیطس ہو گئی یا انتڑیوں کی گہری بیماری ہو گئی۔ پھر اس کے الٹ بھی دیکھا گیا ہے کہ انتڑیوں کا علاج کیا تو جلدی بیماری ظاہر ہو گئی۔ وغیرہ۔

حضور نے فرمایا کہ ہماری ساس آپا امۃ السلام صاحبہ کو ذیابیطس کی لمبی تکلیف تھی۔ ان کا میں نے علاج کیا تو ایسی صحیح دوائی ملی کہ فوراً ذیابیطس دور ہو گئی لیکن بڑا سخت اگزیما ظاہر ہو گیا۔ ان کو بچپن میں اگزیما ہوا تھا۔ اسی طرح بی بی آصفہ، (حرم محترم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ) کو سات آٹھ سال کی عمر میں سر کے پیچھے اگزیما ہوا اور گہری انٹی بائیوٹک ادویہ دی گئیں تو وہ ٹھیک ہو گیا لیکن ذیابیطس ہو گئی۔

حضور نے فرمایا کہ سورا کا تعلق Hay Fever سے بہت گہرا ہے اور "سورا" میں جو بڑی بڑی دوائیں ہیں ان میں Psorinum بھی ہے، Silicea بھی ہے اور Mezereum بھی ہے۔ مؤخر الذکر یہ وہ دوا ہے جس کا جلدی امراض اور نزلاتی امراض سے ادلنے بدلنے کا بہت گہرا تعلق ہے۔ حضور نے فرمایا کہ عارضی نزلاتی کیفیات اپنی شکلیں بدلتی ہیں اسی طرح Hay Fever بھی ہمیشہ اپنی شکلیں بدلتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دمہ یا دائمی نزلہ ہو جائے تو اس کے اصل علاج کا وقت وہ ہوتا ہے جب بیماری وقتی طور پر دور ہو جائے۔

حضور نے فرمایا کہ بعض معاملات میں دمہ کا "سورا" کے ذریعہ بھی علاج کر سکتے ہیں لیکن بعض ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بعض جگہ سورا اور سائیکوسس دونوں اکٹھے ہو جاتے ہیں اور دونوں اس بیماری کے ذمہ دار ہو جاتے ہیں اس لئے مستقل علاج کے لئے آپ کو وقتی شفا سے مطمئن نہیں ہونا چاہئے بلکہ ان عنوانات کے نیچے ہومیو پیتھک میں جو چوٹی کی دوائیں ملتی ہیں ان کی علامتوں میں مریض کی علامتیں تلاش کریں۔

حضور نے فرمایا کہ Hay Fever کا ایک مستقل علاج Alumina میں بھی ہے۔ وقتی علاج میں یہ شاذ ہی کبھی فائدہ دیتی ہے۔ اس کے زیادہ فوائد مستقل گہری بیماریوں سے تعلق رکھتے ہیں اور آہستہ آہستہ واقعہ ہونے والی بیماریوں سے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ "سورا" کی بہت گہری دوا ہے اور Hay Fever کا اثر ٹھیک ہونے کے بعد جو دوائیں آپ کے ذہن میں آنی چاہئیں ان میں ایلومینا بھی ایک دوا ہے۔ اگر یہ صحیح ہو تو اس کی ایک دوا اونچی طاقت کی خوراکوں سے یا تو مریض کو آئندہ Hay Fever ہو گا ہی نہیں یا ہو گا تو بہت ہلکی قسم کا اور معمولی علامتیں ہونگی جو عام روزمرہ کی دواؤں سے قابو آ جاتی ہیں۔

BACILLINUM

دواؤں کی مختلف پوٹینسی کی تیاری سے متعلق ایک سوال پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مزید وضاحت فرمائی اور پھر مضمون کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ایک طریقہ علاج جو سورا اور سائیکوسس دونوں پر اثر رکھتا ہے وہ ہے سل کے مادے کی دوا یعنی بیسلینم Bacillinum - یہ لنگز یعنی پھیپھڑوں کا بہترین ٹانک ہے۔ اور نزلاتی بیماریوں میں بھی مفید ہے۔ وبائی نزلوں میں بیسلینم اور انفلوئنزیم ۲۰۰ کی طاقت میں ملا کر چند دن روزانہ دیں تو چھ ماہ تک موسم کے نزلے اثر نہیں کریں گے اور اگر ہو تو بہت کم اثر کرے گا۔ لیکن اگر ہو جائے تو نیٹرم میور (Nat. Mur) ایلیم سیپا Allium Cepa اور یوفریزیا (Euphrasia) استعمال کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہومیو پیتھی میں ڈاکٹر کینٹ سب سے زیادہ قابل اعتماد ہے کیونکہ جب یہ سمجھاتا ہے کہ یہ فائدہ ہو گا تو ہو جاتا ہے۔ کینٹ زندگی بھر کے تجربے کا نچوڑ پیش کرتا ہے۔ مثلاً اپھارہ ہو خواہ بکری کا ہو یا انسان کا اپھارہ، پیٹ پھول جائے، ہوا خارج نہ ہوتی ہو۔ بعض اوقات تو اس شدید بیماری سے جانور مر جاتے ہیں۔ کینٹ نے بتایا کہ ایسے موقعہ پر کالچیکم (Colchicum 200) ایک خوراک دی جائے تو دیکھتے ہی دیکھتے اثر ہونے لگتا ہے۔ جانوروں کے لئے بھی اس کی خوراک اتنی ہی ہوتی ہے جتنی انسان کی ہوتی ہے۔

بیسلینم کا ذکر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس میں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ اگر اسے ۲۰۰ کی طاقت میں کچھ وقفہ کے ساتھ دہرایا جائے۔ پھر ۱۰۰۰ کی طاقت میں دہرایا جائے۔ پھر دس ہزار اور پھر ایک لاکھ کی طاقت میں، ایک سے دو سال کے عرصہ میں یہ علاج مکمل کیا جائے تو ایسے شخص کو پھر کبھی سل نہیں ہوتی۔ وہ بے شک سل کے بیماروں کے پاس بیٹھے، سانس ملائے، کوئی نقصان نہیں ہو گا۔

حضور انور نے فرمایا یہ دوا نزلاتی بیماریوں میں بھی مفید ہے۔ دمے پر بھی تجربہ کریں لیکن یہ تجربہ صحت کی حالت میں کریں۔ بیماری کے دوران نہیں بلکہ حفاظتی طور پر استعمال کریں۔ گہرے مادوں کو اکھاڑنے کے لئے یہ تجربے بہت مفید ہیں۔ تاہم Accute بیماری میں یہ تجربہ کریں گے تو شدید نقصان ہو سکتا ہے۔ Bacilinum کی دو خوراکیں دو سو کی طاقت میں دیں، پھر دو خوراکیں ہزار کی طاقت میں، پھر دو خوراکیں دس ہزار کی طاقت میں، پھر دو خوراکیں پچاس ہزار کی طاقت میں اور پھر دو خوراکیں ایک لاکھ کی طاقت میں دیں۔ اس کے نتیجہ میں امید ہے کہ عموماً نزلاتی بیماریوں میں فائدہ ہو گا اور دمے پر بھی اس کا نیک اثر ہو گا۔

دمے کے متعلق ایک چٹکلہ

حضور انور نے فرمایا کہ سنی سنائی عورتوں کی باتوں میں بھی بعض اوقات بڑی حکمت کی بات ہوتی ہے۔ دمے کے بارے میں ایک چٹکلہ بتاتا ہوں جو واقعۃً بہت مفید نظر آیا ہے۔ مرغ کے پنجے لیں۔ پہلے اچھی طرح دھولیں، پھر ہلکا سا جلالیں۔ تاکہ بال جل جائیں۔ اور پھر جس طرح کھروڑوں کی یخنی بنائی جاتی ہے اس طرح اس کا سوپ بنالیں۔ اس کا مزا ٹھیک کرنے کے لئے نمک مرچ ڈال کر روزانہ ایک پیالی صبح اور ایک پیالی شام مریض کو دیں اور مستقل دیتے چلے جائیں۔

اس کے علاوہ مرغ کا پوٹا (Gizzard) لے کر اس کا گند نکال کر اوپر کی جھلی اتار لیں اور اسے پھینکیں نہیں۔ ساری شفا اس جھلی میں ہے۔ اس جھلی کو اچھی طرح دھو کر خشک کر لیں۔ اور چار حصوں میں تقسیم کر لیں۔ اور خشک کر کے پیس کر پاؤڈر بنا لیں۔ ایک حصہ روزانہ استعمال کریں۔ کبھی کبھی ناغہ بھی کر لیں۔

حضور نے فرمایا یہ تجربہ میں نے انگلستان میں ایک بچے پر کیا تھا۔ وہ شدید دمے کا مریض تھا۔ اس طریق علاج سے اسے مستقل شفا حاصل ہو گئی۔ اب وہ بچہ بڑا ہو گیا ہے۔ پھر اسے کبھی دمے کا حملہ نہیں ہوا۔

چند ہفتے کی بات ہے جرمنی سے ایک خاتون آئیں، ان کے ساتھ ان کی بچی تھی، بہت ہی زرد اور کمزور اور نڈھال تھی۔ اس کو دمہ نہیں چھوڑ رہا تھا۔ اسے بھی یہی نسخہ استعمال کروایا گیا۔ حیرت انگیز فائدہ ہوا تب سے اب تک اسے دمہ نہیں ہوا۔ اس لئے دو معاملات میں تو قطعی یقینی گواہی موجود ہے۔

بیماریوں کے علاج کا ریکارڈ رکھیں

حضور نے فرمایا کہ اگر استعمال کروائیں تو نوٹ کریں اور مجھے لکھیں کہ کہاں کہاں اس کا فائدہ ظاہر ہوا اور کتنے مریضوں میں نہیں ہوا۔ کیونکہ ضروری نہیں کہ یہ ہر ایک مریض میں فائدہ دے۔ اس سے پھر یہ بھی اندازہ ہو سکے گا کہ کس قسم کے دمہ میں یہ فائدہ دے سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جو لوگ بھی دنیا بھر میں یہ سن رہے ہیں وہ مریضوں کا ریکارڈ رکھا کریں۔ جہاں فائدے ہوں وہ غور کریں کہ یہ کس قسم کا مریض تھا۔ اس کا مزاج بھی دیکھیں۔ مزاج سے مراد ہے ہر قسم کے رجحانات۔ اس میں اول ذہنی علامتیں مراد ہوتی ہیں۔ یہ سب سے اہم ہے۔ اخلاق میں ترش روئی، رونے کی طرف میلان، سخت مزاجی اور خشکی کی طرف میلان، کس قسم کے موسم پسند ہیں، سردی گرمی برسات یا خشک موسم، خشک سرد یا گرم تر۔ پھر مزاج کے لحاظ سے یہ بھی دیکھیں کہ کون سا موسم اس بیماری کے لئے اچھا ہے اور کون سا خراب۔ پھر یہ دیکھیں کہ دن کو یا رات کو کس وقت تکلیف بڑھتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ جب مزاج کا تکلیفوں سے تعلق جوڑیں گے تو مزاج کا ان تکلیفوں سے تعلق جوڑا جاتا ہے جو دائمی ہوں، عارضی تکلیفیں خود اپنا مزاج لے کر آتی

الفضل انٹرنیشنل کے خود بھی خریدار بنئے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لگوائیے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینیجر)

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW

FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:

041 777 8568
FAX 041 776 7130

ہیں۔ اس کو آپ مریض کا مزاج نہیں کہہ سکتے۔

اس کے علاوہ مریض کا جسم دیکھیں۔ دمے کے بعض مریض چھوٹے قد کے ہوتے ہیں، جسم موٹا ہوتا ہے، چربی چڑھی ہوتی ہے، سانس لینا دشوار ہوتا ہے، پسینے آتے ہیں، ٹھنڈے پسینے آنے سے دل گھٹتا ہے۔ ایسے میں کاربوویج (Carbo Veg) عارضی بیماری کے لئے مفید ہے اور مستقل بیماری کے لئے کلکیریا کارب (Calcarea Carb) کا خیال آتا ہے۔

پھر مریض کا رنگ دیکھیں، اس کے بالوں کا رنگ وغیرہ بھی دیکھیں۔ حضور نے فرمایا کہ مزاج سے مراد یہ ہے کہ اگر ایسی بات ہو جو روزمرہ سے ہٹ کر ہو اس کو مزاج کہتے ہیں۔ یہ نہ لکھنا شروع کر دیں کہ اسے نمک پسند ہے، میٹھا پسند ہے۔ یہ تو سب پسند کرتے ہیں یہ لکھیں کہ نمک پسند نہیں کرتا، میٹھا پسند نہیں کرتا، مرغا اس کو برداشت نہیں ہوتا، مچھلی سے نفرت ہے تو اجنبی مزاج دستور سے ہٹا ہوا مزاج نوٹ کر لیں۔ پھر دیکھیں کہ مرغوں کے بچوں اور پوٹوں نے کس کس کو فائدہ دیا ہے اور کس کو نہیں دیا۔ حضور نے فرمایا کہ بچے اور پوٹے میں اثر ضرور ہوتا ہے اس لئے کہ انسانی جسم کوئی مادی مشین نہیں ہے۔ اس کا روح سے زیادہ واسطہ ہوتا ہے۔ زندگی نام ہی روح کا ہے۔ جسم تو روح کا برتن ہے اور روح ہی کنٹرول کرتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد پڑھا کہ انسان ہر فعل اور اس کے دماغ کے درمیان روح واقع ہے تو شروع میں میرے لئے بڑے تعجب کی بات تھی۔ لیکن مجھے یہ یقین تھا کہ یہ عارف باللہ کا کلام ہے اس میں ضرور کوئی گہری حکمت ہوگی۔ پھر مجھے اس قرآنی آیت کا خیال آیا کہ میں بندے سے اس کے نفس سے بھی زیادہ قریب ہوں اور یہ کہ اللہ انسان اور اس کے قلب کے درمیان واقع ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قلب کے بارے میں جو تشریح کی ہے اس میں بتایا ہے کہ روح کی Seat قلب ہے۔ اللہ وہیں ہے جہاں انسان کی روح ہے اور وہ روح دماغ اور جسم کے درمیان واقع ہے۔ روزمرہ کے معاملات میں دماغ کام کرتا ہے لیکن بیچ میں قلب واقع ہے جو روحانی اثر دکھاتا ہے۔ خدا کا عرش بھی قلب پر ہے۔ قرآن کریم میں جو اللہ فرماتا ہے میں بندے اور اس کے قلب کے درمیان ہوں تو مراد یہ ہے کہ روح کا کنٹرول خدا کے ہاتھ میں ہے۔ روح بیچ میں ہونے کا یہ مطلب ہے کہ انسان کا دماغ روزمرہ کا جو ردعمل دکھاتا ہے وہ عام مادی اثرات سے بہرحال دکھائے گا۔ اس اثر کو قبول کرنا یا رد کرنا یا ٹھیک کرنا یہ روح کا کام ہے۔ مثلاً آپ کو ایک چیز پسند آتی ہے اسے لینے کی خواہش ہوتی ہے۔ یہ دماغ کا کام ہے۔ دماغ نے فیصلہ دے دیا کہ اسے حاصل کرو لیکن حرکت اور عمل کے درمیان روح بیٹھی ہے۔ ہر حرکت سے پہلے دماغ میں جو بھی کاروائیاں ہوئی ہیں وہ گویا روح کو پیغام دیتی ہیں اور روح کے حکم کے بغیر جسم اس حرکت کو قبول نہیں کرتا۔ یہ بات بہت گہری ہے اور نئی سائنس کے ذریعہ ثابت شدہ حقیقت ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ ایک ڈاکٹر نے جو برین سرجری کے ذریعے مرگی کا علاج کرتے تھے اور نوبل انعام یافتہ تھے، اس خیال کا اظہار کیا کہ جسم میں جو فیصلے ہو رہے ہوتے ہیں یہ محض دماغ کا کام نہیں۔ کوئی اور وجود ہے جس پر ہم انگلی نہیں رکھ سکتے لیکن اس کی موجودگی کا قطعی سائنٹیفک علم ملتا ہے۔ اس نے مثالیں دی ہیں کہ میں نے مرگی کے اپریشن کے دوران دماغ کے بعض حصوں کو کاٹ کر الگ کر دیا جن کے متعلق سائنسدان جانتے ہیں کہ یہ فلاں فلاں عمل کا مرکز ہیں اور اگر وہ نکال دئے جائیں تو وہ عمل ناممکن ہے لیکن اس کے باوجود وہ عمل جاری رہے۔ اس کا مطلب ہے کہ دماغ کے اس لوتھڑے کے علاوہ کوئی اور بھی امر دینے والی چیز اندر موجود ہے جو امر دینے میں دماغ کی محتاج نہیں ہے۔ وہ اس کو Mind کہتے ہیں لیکن اکثر مادہ پرست اس کے قائل نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ برین ہی سب کچھ ہے۔ مگر جو Mind کے قائل ہیں وہ دراصل روح کی بات کر رہے ہیں۔ جب مذہبی لوگ گفتگو کرتے ہیں تو وہ مائنڈ کی بجائے روح ہی کہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آخری فیصلے دماغ میں نہیں بلکہ دل میں ہوتے ہیں تو وہ نظام جس کا روح سے تعلق ہے وہ بھی بہت ہی لطیف ایسی باتیں اپنے اندر رکھتا ہوگا۔

اپنے بچوں کے ایمان کی حفاظت کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"بہت ضروری ہے کہ نظام کا احترام سکھایا جائے، پھر اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہیئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ پیدا ہوتا ہو۔ وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے، یہ ایسا زخم ہوا کرتا ہے کہ جس کو لگتا ہے اس کو کم لگتا ہے جو قریب کا دیکھنے والا ہے اس کو زیادہ لگتا ہے اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں ان کی اولادوں کو کم و بیش ضرور نقصان پہنچتا ہے اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں، واقفین بچوں کو نہ صرف اس لحاظ سے سمجھانا چاہئے بلکہ یہ بھی سمجھانا چاہئے کہ اگر تمہیں کسی سے کوئی شکایت ہے خواہ تمہاری توقعات اس کے متعلق کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہوں۔ اس کے نتیجہ میں تمہیں اپنے نفس کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ فروری ۱۹۸۹ء)

متفرق معلومات

(مرسلہ: ہدایت زمانی)

برطانیہ کے تعلیمی اداروں میں کورسز کی تعداد

برطانیہ کے تعلیمی اداروں میں ہر سال قریباً ایک لاکھ کورسز طلبہ کے لئے مہیا کئے جاتے ہیں۔ جن میں:

انجنیرنگ کے	۶۷۳۳ کورسز
بزنس اسٹڈی کے	۳۰۲۲ کورسز
بیالوجی کے	۱۱۹۶ کورسز
سائنس کے	۱۵۲۲ کورسز
ریاضی کے	۱۱۵۸ کورسز
طب کے	۷۹۴ کورسز

ان کے علاوہ الیکٹرانکس، اناٹومی، ساؤنڈ ریکارڈنگ، فوڈ ٹکنالوجی، تھرلڈ ورلڈ اسٹڈیز، مختلف زبانوں کے کورس، چائلڈ ڈیویلپمنٹ، تعلیم، اکاؤنٹس، بلڈنگ، جرنلزم، کمپیوٹنگ، آرٹ اینڈ ڈیزائین، لاء، فیشن، یورپین پالیسی، سپورٹس وغیرہ کے کورسز بھی دستیاب ہیں۔

جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ دوائیوں کا کورس

مغربی ممالک میں جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ دوائیوں کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیش نظر مڈل سیکس یونیورسٹی نے بی ایس سی ہربل میڈیسن (Herbal - Medicine) کا کورس شروع کیا ہے جس میں سے نکلنے والے گریجوئیٹ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل ہربلسٹس کے ممبر متصور ہونگے۔

تین پہیوں والی گاڑی

مڈل سیکس یونیورسٹی انگلستان نے ایک تین پہیوں والی گاڑی ڈیزائن کی ہے جسے تجربہ کے طور پر جلد ہی افریقہ کے دور دراز علاقوں میں کچے راستوں پر استعمال کے لئے بھجوایا جائے گا۔ اس گاڑی پر ایک ٹن بوجھ لادا جا سکتا ہے اور سامان کے علاوہ مسافروں اور جانوروں کے لئے بھی استعمال ہو سکتی ہے۔

جرمنی میں اسلام کے بارے میں تعلیمی پروگرام کو وسعت دے دی گئی

جرمنی میں مسلمان بچوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر جرمنی کے ایک صوبہ North Rhine Westphalia کی ایجوکیشنل منسٹری نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ مسلمان بچوں کے لئے اسلام کی تعلیم کے پروگرام کو وسعت دے گی اور اب ۱۰ تا ۱۲ سال کی عمر کے بچے بھی سکولوں میں مذہبی تعلیم حاصل کر سکیں گے۔

اس وقت صرف ۶ تا ۹ سال کی عمر کے بچے سکولوں میں اسلام کے بارہ میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمنی کے سرکاری سکولوں میں ۷۵ ہزار مسلمان بچے گریڈ اول تا چہارم تعلیم پا رہے ہیں جن کا صرف ۱/۸ حصہ ہی اسلام کی تعلیم سے مستفید ہوتا ہے۔ وسعت کے اس پروگرام کے نتیجہ میں ہائر گریڈ میں تعلیم پانے والے تقریباً ایک لاکھ مسلمان بچے بھی اسلامیات کے مضمون سے استفادہ کر سکیں گے۔

وزارت تعلیم کا کہنا ہے کہ ایسی کلاسوں میں جہاں کم از کم ۱۲ بچے اسلامی تعلیم کے خواہش مند ہونگے، تعلیم کا انتظام کیا جائے گا جو ہفتہ میں دو گھنٹہ کے لئے ہوگا اور جس کے لئے ملک سے رضاکار ٹیچروں کی خدمات حاصل کی جا سکیں گی۔

راٹن برگ، سٹٹ گارٹ کے مینز والٹر کاسپر نے اسلام کی تعلیم کے اس پروگرام کا خیر مقدم کیا ہے اور کہا ہے کہ اس قسم کا بندوبست کرنا چاہئے کہ ایسے تعلیمی پروگراموں کو غیر جمہوری طاقتیں اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال نہ کر سکیں۔

جرمن ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ مسلمان اور عیسائی دونوں خداتعالیٰ کی ہستی کے قائل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کو بنیاد پرستوں کی کاروائیوں سے کوئی نسبت نہیں۔ اسلام کے بارے میں ایسی معلومات سے تشدد پسند عناصر کے رجحانات کو روکنے میں کافی مدد ملے گی۔

خریداران الفضل سے گذارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟

اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرما کر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینجر)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعی ہمدردی اور محنت اٹھانے سے بنی نوع کی رہائی کے لئے جان کو وقف کر دیا تھا اور دعا کے ساتھ اور تبلیغ کے ساتھ اور ان کے جور و جفا اٹھانے کے ساتھ اور ہر ایک مناسب اور حکیمانہ طریق کے ساتھ اپنی جان اور اپنے آرام کو اس راہ میں فدا کر دیا تھا۔

(مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

Kenssy

Fried Chicken

TELEPHONE 539 3773
589 HIGH ROAD,
LEYTONESTONE,
LONDON E11 4PB

PROPRIETOR: MASOOD HAYAT

PLANET EARTH PRESENTS

■ FUEL CATALYST: Cheaper fuel bills for people with a fuel catalyst plus exhaust emission is cut by 51%

■ ALARMS: Personal attack, Property alarms, Economizers

■ Air Care Products: Clinically proven vacuum cleaners for Asthma, Eczema, Rhinitis and other dust allergy problems

Call for more information or brochure:
Day 0181 365 7557 or 548 0514 after 7pm
Fax 0171 613 4252 - Ask for Mr. A. Vaince
Distributors required world wide

توہین رسالت کے الزام کی آڑ میں قتل کا منصوبہ

(رشید احمد چوہدری، پریس سیکرٹری)

پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ضلع شیخوپورہ کے ایک گاؤں "جاتری کہنہ" میں گورنمنٹ ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر ملک لطیف احمد سرور ایک انتہائی قابل، فرض شناس اور دیانتدار فرد ہیں۔ تمام علاقہ میں ان کی شرافت مسلم ہے۔ اسی اسکول میں ایک ٹیچر محمد اشفاق نامی بھی ہیں جو اپنی بدزبانی کی وجہ سے نہ صرف اسکول میں بلکہ پورے گاؤں میں مشہور ہیں اور تمام لوگ اس کی بدخلقی سے تنگ ہیں۔ اس کے والد چوہدری محمد نذیر صاحب کے، سابق ایم۔ پی۔ اے جناب عبدالرشید ڈوگر سے گہرے مراسم ہیں۔ غالبًا اسی وجہ سے دونوں باپ بیٹا علاقے کے غریب لوگوں پر اپنی دھونس جماتے ہیں اور گاہے گاہے انہیں ظلم کا نشانہ بناتے رہتے ہیں۔

اسی اسکول میں عربی پڑھانے کے لئے گاؤں کا امام مسجد طاہر حسین مقرر ہے۔ وہ بھی اپنی عادات سے اسکول کی فضا کو اکثر مکدر کرتا رہتا ہے۔ اور ہر فتنے کے پیچھے اس کا ہاتھ ہوتا ہے۔ واقعات کے مطابق اکتوبر ۱۹۹۴ء کو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر محمد اشفاق نے لڑکوں سے رقوم اکٹھا کرنی شروع کیں تا کہ عید میلاد النبیؐ کی تقریب منعقد کی جاسکے۔ جس پر بعض والدین نے اعتراض کیا اور ہیڈ ماسٹر صاحب سے شکایت کی اور کہا کہ بچوں سے کیوں پیسے مانگے جاتے ہیں۔ محکمہ تعلیم کی طرف سے بھی ایک سرکلر آیا کہ تقریب عید میلاد النبی کے بہانے لڑکوں سے کوئی چندہ وصول نہ کیا جائے۔ اس پر ہیڈ ماسٹر صاحب نے چند دیگر اساتذہ کی موجودگی میں محمد اشفاق سے کہا کہ وہ بچوں سے رقوم نہ لے اور جو پیسے اکٹھے کئے جاچکے ہیں وہ ان بچوں کو لوٹا دیئے جائیں۔ مگر محمد اشفاق ہیڈ ماسٹر صاحب کے حکم کی خلاف ورزی کر کے پیسے اکٹھے کرتا رہا اور پھر عید میلاد النبیؐ کی تقریب منعقد کی اور پروپیگنڈہ کیا کہ ہیڈ ماسٹر صاحب عید میلاد النبی کے خلاف ہیں اس لئے ایسے احکام صادر کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اس نے ملاں طاہر حسین کو بھی اپنا ہم خیال بنا لیا اور ہیڈ ماسٹر صاحب کے خلاف کوئی کاروائی کرنے کے لئے موقع کی تلاش میں رہنے لگا۔ تھوڑے دنوں کے بعد محمد اشفاق نے اپنے بچے کی پیدائش کی خوشی میں ایک تقریب منعقد کرنے کا ارادہ کیا اور اسکول کے اساتذہ کو مدعو کیا۔ یہ تقریب اسکول میں منعقد ہوئی۔ اس میں اساتذہ کے ساتھ ہیڈ ماسٹر صاحب نے بھی شرکت کی اور بچے کے نیک ہونے اور لبی زندگی کے لئے دعائیں دیں۔ مگر ایک استاد جو کسی وجہ سے محمد اشفاق سے نالاں تھا اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو علم و عقل دے مگر وہ اپنے والدین یا خاندان پر نہ جائے۔ اس ریمارک کو بھی محمد اشفاق نے ہیڈ ماسٹر کی طرف منسوب کر کے سمجھا کہ ہیڈ ماسٹر صاحب نے یہ بات دوسرے ٹیچر سے کہلوائی ہے۔ حالانکہ جس وقت اس استاد نے یہ بات کہی ہیڈ ماسٹر صاحب نے اسے ٹوکا اور کہا کہ تمہیں ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا۔ اس واقعہ سے بھی محمد اشفاق کے دل میں انتقام کی آگ بھڑکنے لگی۔

اس کے بعد ایک اور واقعہ ہوا۔ محمد اشفاق کا ایک اور استاد سے تنازعہ ہو گیا۔ اس کی وجہ تو معمولی تھی مگر بات بڑھ گئی۔ ہوا یوں کہ اسکول کے برتنوں میں سے ایک گلاس گم ہو گیا۔ محمد اشفاق نے ایک سائنس لیبارٹری اسسٹنٹ پر الزام لگایا کہ اس نے گلاس چوری کیا ہے۔ چونکہ گلاس کی شکل ہو بہو اسکول کے گلاسوں کی طرح تھی اس لئے محمد اشفاق نے لیبارٹری اسسٹنٹ سے گلاس لے کر اسکول کے گلاسوں یعنی برتنوں میں رکھ دیا۔ اس سے دونوں اساتذہ میں تلخ کلامی ہو گئی۔

پھر اسکول کے خاکروب نے محمد اشفاق کے خلاف شکایت کی کہ اس نے خاکروب کو ایک دن صرف اس بات پر گالیاں دیں کہ اس نے محمد اشفاق کو آگے بڑھ کر سلام نہیں کیا اور اس کی سائیکل نہیں پکڑی۔

اسکول کے ملازم نائب قاصد نے بھی شکایت کی کہ محمد اشفاق نے اس کے ساتھ بہت بدتمیزی کی اور گالیاں دیں۔ کیونکہ ہیڈ ماسٹر صاحب کے حکم کے مطابق نائب قاصد نے لیٹ آنے والوں کو رجسٹر نہیں دیا تھا اور محمد اشفاق لیٹ اسکول آیا تھا۔

ان چھوٹے چھوٹے مگر اہم تنازعات کو حل کرنے کے لئے ہیڈ ماسٹر نے تین اساتذہ پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی تا کہ معاملات سلجھائے جاسکیں چنانچہ اس کمیٹی نے چھان بین کر کے فیصلہ دیا کہ محمد اشفاق غلطی پر ہے اور اسے صلح کرنے کے لئے کہا گیا مگر وہ صلح پر آمادہ نہ ہوا۔ اور صلح نامہ پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ اس واقعہ کے بعد محمد اشفاق کے والد اسکول میں آکر ہیڈ ماسٹر صاحب سے ملے اور ان سے کہا کہ ان کے لڑکے کو خواہ مخواہ تنگ کیا جا رہا ہے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے تمام صورت حال انہیں سمجھائی اور بتایا کہ ان کا لڑکا ہر ایک سے بدخلقی سے پیش آتا ہے۔ نیز یہ بھی بتایا کہ پچھلے دنوں اسکول کے امتحان کے پرچے آؤٹ کرنے میں بھی محمد اشفاق کا ہاتھ ہے جو کہ سنگین جرم ہے۔ اس کے علاوہ اس نے عید میلاد النبی کے موقعہ پر بھی حکم عدولی کی اور لڑکوں کے پیسے واپس نہیں کئے اور اس کے والد صاحب کو کہا گیا کہ وہ اپنے بیٹے کو سمجھائیں تا کہ اسکول کی فضا مکدر نہ ہو۔

اس کے والد نے کہا کہ چلو جو ہوا سو ہوا اب فریقین میں صلح کروا دیں۔ صلح تو ہو گئی مگر اس کے باوجود اشفاق کے رویے میں تبدیلی نہ آئی بلکہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو دونوں باپ بیٹوں نے ہیڈ ماسٹر کے خلاف ایک منصوبہ بنایا اور تمام گاؤں میں مشہور کر دیا کہ ہیڈ ماسٹر نے نعوذ باللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات کہے ہیں۔ ملاں طاہر حسین بھی اس خوفناک منصوبے میں ان کے ساتھ شامل ہو گیا۔ اور نماز جمعہ کے بعد ایک ہنگامی اجلاس بلایا گیا جس میں تنظیم سرفروشاں کا قیام عمل میں لایا گیا تا کہ ہیڈ ماسٹر کو ٹھکانے لگایا جائے۔ اور کہا گیا کہ جو شخص ہیڈ ماسٹر کو قتل کرے گا اسے غازی علم دین شہید کا خطاب دیا جائے گا۔ جب اس شرانگیزی اور بے بنیاد الزام کی خبر دوسرے اساتذہ کو ملی تو انہیں انتہائی دکھ ہوا۔ اور انہوں نے تمام گاؤں والوں کو مکمل یقین دلایا کہ اس قسم کا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ہیڈ ماسٹر صاحب کی باتیں ہم روز سنتے ہیں وہ جب بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہیں بڑے ادب اور عقیدت سے کرتے ہیں۔ یہ دونوں باپ بیٹوں کی شرارت معلوم ہوتی ہے۔ گاؤں والوں نے بھی یہی کہا کہ ہم نے تو ہیڈ ماسٹر صاحب کو ایسا کبھی نہیں پایا۔ اس پر ان شرارت پسندوں اور ان کے ہمنواؤں نے کہا کہ تمہیں معلوم نہیں یہ ہیڈ ماسٹر قادیانی ہے، غیر مسلم ہے او یہ سب اس کی چالیں ہیں جنہیں آپ سادہ لوح مسلمان نہیں سمجھتے۔ اس پر اساتذہ نے کہا کہ چلو اس مسئلہ پر پنچایت بٹھا دیتے ہیں۔ آپ ۲۴ اکتوبر کو اسکول میں تشریف لائیں۔ آپ پنچایت کی صورت میں جو فیصلہ دیں سب کو قابل قبول ہوگا۔ چنانچہ ۲۴ اکتوبر کو پنچایت بیٹھی جس میں گاؤں کے ۳۱ معززین نے حصہ لیا اور ۹۰ کے لگ بھگ دیگر افراد بھی شامل ہوئے۔ گاؤں کے چوہدری محمد اشرف کو پنچایت کا چیئرمین مقرر کیا گیا۔ انہوں نے سب سے پہلے محمد اشفاق کو اپنا موقف پیش کرنے کو کہا تو اس نے وہی باتیں دہرائیں کہ ہیڈ ماسٹر ملک لطیف احمد سرور نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی ہے اور کہا ہے کہ عید میلاد النبی کنجر خانہ ہے [نعوذباللہ]۔

اس کے بعد ملک لطیف احمد سرور نے تحریری طور پر اپنا بیان داخل کیا جو پڑھ کر سنایا گیا۔ جو ذیل میں درج ہے:

"میرا ایمان ہے کہ سچا مذہب اسلام ہے اور سچا خدا وہی ہے جو قرآن مجید نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والی ذات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ آپؐ کی پیروی کے بغیر ہم خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند پایہ شان کو نہ کوئی پہلے پہنچا ہے اور نہ کوئی آئندہ پہنچ سکتا ہے۔ ان کی توہین کرنے والا خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کا نشانہ بنے گا اس لئے وہ تمام لوگ جو اس منصوبہ میں شامل ہیں میری خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کو اپنی قہری تجلی کا نشانہ بنا دے تا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت دلوں میں قائم ہو اور جاتری کے لوگوں کے لئے ایک نشان رہے"۔

چنانچہ پنچایت نے متعلقہ افراد سے بیانات سننے کے بعد مندرجہ ذیل فیصلہ دیا:۔

"ہم مسمیان اہل دیہہ جاتری کہنہ، تحصیل شیخوپورہ کے رہائشی ہیں اور ہم باہوش و حواس خمسہ بارضا و رغبت، بلا تشدد اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ ہمارے گاؤں جاتری کہنہ کے ہائی اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب اور ماسٹر محمد اشفاق کے درمیان جھگڑا ہوا اور محمد اشفاق کی طرف سے ہیڈ ماسٹر صاحب پر دھبہ لگایا گیا ہے کہ انہوں نے رسول کریمؐ کے بارے میں گستاخی کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اس بناء پر ہم آج ہی تمام معززین دیہہ اکٹھے ہوئے ہیں اور متعلقہ دونوں فریق بھی اس پنچایت میں شامل تھے دونوں فریقوں کے بیانات سننے کے بعد پنچایت اس حد تک پہنچ گئی کہ محمد اشفاق اپنے بیان میں جھوٹا ہے جو کہ اس نے بھی اپنی غلطی کو تسلیم کیا اور معززین دیہہ نے اس کی معذرت قبول کی۔ یہ تمام کاروائی سیاسی رنگ رکھتی تھی اور مذہبی جنون کو ابھار کر ہیڈ ماسٹر کی زندگی کو خطرے میں ڈال دیا گیا تھا۔ اور یہ نہایت ہی قبیح فعل ہے۔ ہم اس کی پر زور مذمت کرتے ہیں اور ہیڈ ماسٹر صاحب نہایت ایمان داری سے اپنے فرائض انجام دیتے ہیں"۔

اور اس فیصلہ کے نیچے سب پنچایتیوں نے اپنے دستخط ثبت کئے۔ اور دشمنان احمدیت کا ایک اور حربہ ناکام ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب معززین کو توفیق دی کہ انہوں نے انصاف سے کام لیا اور صحیح فیصلہ دیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس طرح ایک احمدی مسلمان کو ایک انتہائی گھناؤنے الزام سے بری کر دیا گیا۔

دیکھنے میں تو یہ پاکستان کے دیہات میں ہونے والا ایک واقعہ ہے مگر احمدیت کے مخالف ملاؤں کی ذہنیت ایک ہی جیسی ہے ان کی حتی الوسع یہی کوشش ہوتی ہے کہ احمدیوں پر یہ انتہائی ناپاک اور جھوٹا الزام لگا کر کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ ہیں لوگوں کو ان کے خلاف ابھارا جائے اور ان پر حملے کرائے جائیں اور اگر ایسا نہ ہوسکے تو پھر ان کے خلاف توہین رسالت کے جھوٹے مقدمات درج کرائے جائیں اور عدالت سے ان کو سزائے موت دلائی جائے۔

اللہ تعالیٰ پاکستان کو اور اسلام کو ان علمائے سوء سے جلد نجات دے تا کہ ملت اسلامیہ ان شرانگیزوں کے خطرناک فتنوں سے محفوظ رہ سکے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

MORSONS CLOTHING
Ladies and Children Clothing
Specialists in
SCHOOL UNIFORMS
Main Showrooms:
682/4 Uxbridge Road, Hayes,
Tel: 081 573 6361/7548
Kidswear Showroom:
54 The Broadway, Ruislip Road,
Greenford
Ladieswear Showrooms:
34 The Broadway, Ruislip Road,
Greenford
Children and Ladieswear
Showrooms:
51 High Street, Wealdstone

fozman
foods
A LEADING BUYING
GROUP FOR
GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD,
ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
081 478 6464 &
081 553 3611

ماہر فلکیات

(رفیق احمد فوزی ۔ ناروے)

آج سے تقریباً ۲۷ سال قبل کی بات ہے۔ خدام الاحمدیہ کا سال ۶۸ / ۶۷ شروع ہوا چاہتا تھا۔ اس وقت ہمیں راولپنڈی میں آئے تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا۔ میری عمر ۱۴ برس کے قریب تھی۔ میں اور میرا بھائی عزیزم شفیق احمد انس (حال مقیم راولپنڈی) جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد مسجد نور راولپنڈی کی سیڑھیوں سے نیچے اتر رہے تھے کہ اچانک گارڈن کالج راولپنڈی کا بلیزر پہنے، عینک لگائے ایک نوجوان نے ہمیں روکا اور کہا کہ ابھی اطفال کا اجلاس ہوگا سامنے لائبریری میں تشریف لے جائیں۔ اندر پہنچے تو محترمی چوہدری ریاض احمد صاحب (برادر اصغر چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال حال تحریک جدید ربوہ)، چند اطفال کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ ان کے ہمراہ محترمی ناصر احمد صاحب قریشی نائب ناظم اطفال (حال مقیم ناروے) بھی بیٹھے تھے۔ اجلاس شروع ہوا، چونکہ یہ سال رواں کا پہلا اجلاس تھا اس لئے اطفال کی مجلس عاملہ ترتیب دی گئی۔ خاکسار کو جنرل سیکرٹری چنا گیا۔ اس وقت ہمیں علم ہوا کہ اجلاس کے لئے ہمیں اکٹھا کرنے والے نوجوان محترمی نسیم بابر صاحب ایڈیشنل ناظم اطفال تھے۔ آپ کی ہمراہی میں اس ٹیم کو تقریباً دو سال اکٹھے کام کرنے کا موقعہ ملا۔

میٹرک کرنے کے بعد جب میں نے گارڈن کالج میں داخلہ لیا تو مجھے آپ کے کالج فیلو ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ کالج میں آپ مجھ سے دو سال سینئر تھے۔ اطفال الاحمدیہ کے ناطے آپ سے جو تعلق پیدا ہوا تھا وہ وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا گیا۔ ۱۹۷۰ء کے دہاکے کے آغاز میں جب راولپنڈی کی قیادت دو حصوں میں تقسیم ہوئی تو ہماری قیادت صدر میں آپ کو اس نئی قیادت کا پہلا باقاعدہ معتمد مقرر کیا گیا۔ قیادتوں کی تقسیم کے نتیجہ میں مسجد نور تو قیادت مسجد نور کے حصہ میں آئی اور قیادت صدر کے حصہ میں حلقہ صدر کا ٹوٹا پھوٹا نماز سنٹر آیا جو کہ اسماعیل باڈی میکرز کے احاطے میں واقعہ تھا۔ اس صورت حال کو حل کرنے کے لئے چھ افراد پر مشتمل ایک تعمیر دفتر کمیٹی ترتیب دی گئی۔ آپ اس کمیٹی کے ایک رکن تھے۔ کمیٹی نے جب صدر میں واقع میجر مقبول احمد صاحب کے مکان کے ایک حصہ میں دفتر تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا اس غرض کے لئے ابتدائی فنڈز اکٹھا کرنے کا سوال پیدا ہوا تو آپ نے سب سے پہلے ۵۰۰ روپے کی پیشکش کی۔ یونیورسٹی کے طالب علم ہونے کے ناطے یہ ایک بڑی کوشش تھی۔ آپ کی تقلید ہی میں کمیٹی کے باقی ارکان میں سے ہر ایک نے تقریباً اتنی ہی مالی قربانی کی پیشکش کی۔

آپ نے اسلام آباد یونیورسٹی سے فزکس کے مضمون میں ایم۔ ایس۔ سی۔ کی۔ آپ گاہے بگاہے خدام الاحمدیہ کے اجلاسوں میں معلومات افزا لیکچر دیتے رہتے۔

فزکس میں ایم۔ ایس۔ سی۔ کرنے کے بعد آپ کا تقرر کچھ عرصہ کے لئے فیڈرل گورنمنٹ کالج راولپنڈی میں ہوا۔ انہی دنوں خدام الاحمدیہ کے ایک اجلاس میں آپ نے پولینڈ کے مشہور ماہر فلکیات کے بارے میں ایک مقالہ پڑھ کر سنایا۔ شاید پولینڈ اور پولینڈ کے سائنس دانوں سے یہ دلچسپی کشاں کشاں آپ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے پولینڈ لے گئی جہاں سے آپ فزکس میں پی۔ ایچ۔ ڈی۔ کر کے لوٹے۔ تھوڑے عرصہ ہی بعد آپ اسلام آباد یونیورسٹی میں پروفیسر ہو گئے اور تادم مرگ آپ یونورسٹی کے شعبہ فزکس سے منسلک تھے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ہونے والی تقریبات میں آپ کی سائنسی معلومات سے بھرپور لیکچروں کا چرچا تھا۔ ایک مقامی اجتماع کے موقعہ پر جو کہ موجودہ مسمار شدہ عیدگاہ میں منعقد ہوا تھا۔ خدام اور اطفال اپنے اپنے خیموں میں دبکے سونے کی کوشش کر رہے تھے کہ ایک خیمے میں سے وقفہ وقفہ سے ماہر فلکیات ...... ماہر فلکیات ...... کی آوازیں آنے لگیں۔ پہلے تو کچھ سمجھ نہ آئی صبح اٹھ کر پتہ چلا کہ ایک طفل / خادم (وہ جو اطفال سے خدام میں داخل ہو رہا تھا) بطور مذاق نسیم بابر کے چھوٹے بھائی کو ماہر فلکیات کہہ کر چھیڑ رہا تھا۔ کسے معلوم تھا کہ چند سال قبل کی محض مذاق میں کہی ہوئی بات ایک روز حقیقت کا رنگ اختیار کر لے گی۔

آپ کے پولینڈ سے واپس تشریف لانے کے کچھ عرصے کے بعد واہ میں خدام الاحمدیہ راولپنڈی علاقہ کا اجتماع ہوا۔ پروگرام میں ایک تقریر بعنوان "مذہب اور سائنس" محترمی مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت راولپنڈی کی رکھی گئی تھی لیکن اجتماع سے ایک دو روز قبل علم ہوا کہ امیر صاحب کسی وجہ سے اجتماع میں شرکت نہ کر سکیں گے۔ فوری طور پر بھاگ دوڑ کر نسیم بابر کو اس موضوع پر تقریر کرنے کے لئے تیار کیا گیا۔ مختصر تیاری کے بعد آپ نے اس اجتماع میں "مذہب اور سائنس" کے موضوع پر شاندار تقریر کی۔

آپ کو ادب سے بھی لگاؤ تھا۔ گارڈن کالج میں آپ گارڈن کالج کے رسالہ گورڈونین (Gordo-nian) کی مجلس ادارت سے وابستہ رہے۔ قائداعظم یونیورسٹی میں آپ یونیورسٹی کے ادبی مجلہ کے بانی مدیر ٹھہرے۔ ایم۔ ٹی۔ اے۔ پر آپ کی شہادت سے متعلق پروگرام میں آپ کے عزیزوں نے آپ کو نہایت نرم مزاج اور پرشفیق ٹھہرایا۔ آپ کی شخصیت کی اس چھاپ کا مظہر آپ کا اپنا لکھا ہوا ایک افسانہ "شریف آدمی" تھا جس کے مرکزی کردار آپ خود تھے۔ یہ افسانہ ایک مختصر ٹیکسی سفر کی داستان تھی جس میں ٹیکسی ڈرائیور سفر کے دوران ہی آپ کی شخصیت سے متاثر ہو کر ٹیکسی کی رفتار سے تیز دوڑتے ہوئے میٹر کو آہستہ کرنے اور معمول پر لانے کے بعد آخر کار آپ کو شریف آدمی کا خطاب دے کر نہایت ہی واجبی کرایہ وصول کر کے چلتا بنا۔

آپ کے گھر میں ہر قسم کی کتب کا ذخیرہ تھا آپ کے والد ڈاکٹر محمد جی نے کتب حضرت مسیح موعودؑ کے سیٹ کے علاوہ دیگر کئی کتب جمع کر رکھی تھیں۔ آپ اور آپ کی اولاد ان سے کماحقہ فائدہ اٹھاتی۔ خدام الاحمدیہ کی تقریبات میں ان سے اکثر استفادہ کیا جاتا۔

تین سال قبل نسیم بابر یونیورسٹی کی طرف سے ایک پروگرام کے تحت برلن مشرقی جرمنی آئے تو وہاں پر مقیم مکرمی افتخار احمد صاحب بھٹی سے جو خدام الاحمدیہ صدر کے ایک کارکن تھے میرا پتہ معلوم کر کے مجھ سے رابطہ کیا اور پھر مجھے ملنے ناروے تشریف لائے۔ اس سے قبل پولینڈ میں قیام کے دوران آپ ناصر احمد صاحب قریشی سے ملنے ناروے آئے تھے۔

شہادت کی خبر سن کر ۲۷ سال کے عرصہ کے واقعات ایک فلم کی طرح نظروں کے سامنے گزرنے لگے اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور اپنے قرب میں آپ کو جگہ دے۔

خریداران سے گزارش

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ

(مینیجر)

سائنس کی دنیا

(آصف علی پرویز)

نیوکلیر فاسد مادے
[Nuclear Waste]

ایٹم اور ایٹم بم سے کون واقف نہ ہوگا۔ اسی طرح آجکل ایٹمی توانائی کو بجلی پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار سے نہایت خطرناک شعاعیں یعنی Radio Active Waves پیدا ہوتی ہیں۔ اگر انسانوں پر ایک خاص مقدار سے زیادہ یہ شعاعیں پڑ جائیں تو کینسر جیسے مہلک مرض کو جنم دے سکتی ہیں۔ عام طور پر ایسے عناصر سے ہزاروں سال تک یہ شعاعیں نکلتی رہتی ہیں۔ سائنس دانوں کے لئے یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے کہ ان فاسد مادوں کا کیا کیا جائے۔

سائنس دانوں نے ایک طریقہ تو یہ نکالا ہے کہ ان اشیاء کو کنکریٹ کی کئی میٹر موٹی تہہ کے اندر ڈال دیا جاتا ہے اور پھر انہیں زمین کی گہرائیوں میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ کنکریٹ کی یہ موٹی تہہ ان زہریلی شعاعوں کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہے۔ یہ کام بہت مہنگا ہے اور وقت طلب بھی۔ مثلاً امریکہ کا ارادہ ہے کہ Navada کے صحراء میں واقع پہاڑ Yecca Mountain کی تہہ میں Nuclear Waste کو دفن کرنے والا قبرستان بنائے۔ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ منصوبہ ۲۰۱۰ء میں مکمل ہو سکے گا۔ اور اس پر ۳۰ سے ۴۰ بلین ڈالر خرچ آئے گا۔

سائنس دان آجکل ایک نئی بات پر تحقیقات کر رہے ہیں کہ جس طرح زہر کو زہر ہی کاٹتا ہے کیوں نہ اس Radio Active Waste کو ختم کر کے بے ضرر دھاتوں میں تبدیل کر سکیں۔ ایسا کرنے کے لئے سائنس دانوں کو ایک نہایت بڑی مشین جسے Particle Accelerators کہا جاتا ہے، بنانی پڑے گی۔ پروٹان کے ذرات کو ان کے ذریعہ بے شمار طاقت مہیا کی جائے گی۔ چنانچہ ان کی رفتار تقریباً روشنی کی رفتار (ایک لاکھ چھبیس ہزار میل فی سیکنڈ) ہو جائے گی۔ اس کو سیسے (Lead) کی ایک پلیٹ سے ٹکرایا جائے گا۔ جس کے نتیجہ میں بہت طاقتور نیوٹران خارج ہونگے۔ یہ نیوٹران اس Radio Active Waste سے ٹکرائیں گے اور انہیں بے ضرر دھاتوں مثلاً سیسہ میں تبدیل کر دیں گے۔ سائنس دانوں نے اس طریقہ کار کا نام Transmutat-ion رکھا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایسی مشینوں کی ایجاد پر تقریباً سات یا آٹھ بلین ڈالر خرچ ہونگے۔

زحل (Saturn) سیارہ پر ایک طوفان

ہبل دور بین جو خلا میں پھینکی گئی ہے۔ اس نے زحل سیارہ پر ایک بڑے طوفان کا پتہ لگایا ہے۔ یہ طوفان اس سیارہ کے خط استوا کے قریب ہے۔ جو تصاویر لی گئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ طوفان ایک سفید تیر نما شکل کا ہے۔ جس طرح سخت گرمی میں سائیکلون کی طرح کے طوفان زمین پر آتے ہیں۔ یہ طوفان بھی اسی شکل کا ہے۔ لیکن بجائے گرد و غبار کے یہ طوفان ایمونیا برف کے بنے ہوئے ذروں پر منحصر ہے۔ یہ طوفان اپنے سائز کے لحاظ سے بہت غیر معمولی ہے اور اس کا قطر زمین کے قطر کے برابر ہے۔ پچھلی دو صدیوں میں زحل پر تین طوفانوں کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔ سائنس دانوں کا اندازہ ہے کہ طوفان ایک خاص ترتیب میں تقریباً ۵۷ سال کے بعد ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

یاد رہے کہ یہ سیارہ زمین سے ۱۴۲۷ ملین کلومیٹر دور ہے۔ اور اس کا درجہ حرارت منفی ۱۸۰ درجے ہے۔ اتنا زیادہ فاصلہ ہونے کی وجہ سے براہ راست اس طوفان کا کوئی اثر زمین پر نہیں ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے ورنہ آپ اندازہ کریں کہ اگر اس قسم کا طوفان زمین پر آئے تو کیا ہو۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ "کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ زمین پر ہے بغیر کسی مزدوری کے تمہاری خدمت میں لگا رکھا ہے۔ اور کشتیاں بھی سمندر میں اس کے حکم سے چلتی ہیں اور اس نے آسمان کو روک رکھا ہے کہ کہیں زمین پر گر نہ جائے سوائے اس کے کہ اس کا حکم ہو۔ اللہ یقیناً لوگوں سے بہت شفقت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے" (سورہ الحج: ۶۶)۔

اسی دور بین نے ہماری دودھیا کہکشاں میں سب سے چھوٹے ستارے کو دیکھا ہے۔ اس ستارے کو G 1623 B کا نام دیا گیا ہے۔ یہ ستارہ سورج سے دس گنا کم وزن کا ہے۔ اور سورج سے ۶۰ ہزار گنا کم روشن ہے۔ تاہم اس کا زمین سے فاصلہ ۲۵ نوری سالوں کے برابر ہے۔ اس کے بالمقابل سورج سے روشنی صرف آٹھ منٹ یعنی (۱۶۰۰۰۰ء نوری سال) میں ہم تک پہنچتی ہے۔

Earlsfield Properties

RENTING AGENTS
081 877 0762

PROPERTIES WANTEDIN ALL AREAS FOR WAITING TENANTS

جب بھی میرا دھیان آپ کی طرف جاتا ہے تو وہی مکہ اور رسول اکرمؐ کے زمانے کا تصور میرے ذہن میں گھومنے لگ جاتا ہے

(ایک اسیر راہ مولیٰ کے نام ایک غیراز جماعت نوجوان کا خط)

پاکستان وہ ملک ہے جو کلمہ توحید کے نام پر قائم ہوا تھا۔ جس کے قیام کے وقت "پاکستان کا مطلب کیا لاالہ الااللہ" کا نعرہ زبان زد عام تھا۔ اس بدنصیب ملک پر یہ نامسعود وقت بھی آیا کہ جب کلمہ طیبہ "لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ" کا اقرار اور اس کا اعلان واظہار ایک نہایت خوفناک اور بھیانک جرم قرار دیا گیا۔ چنانچہ سینکڑوں احمدی مسلمانوں کو اسی جرم کی پاداش میں کہ وہ خدائے واحد کی توحید کا اقرار کرتے ہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتے ہیں جیلوں میں ٹھونسا گیا اور طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں۔ اس وقت بھی کئی احمدی جیلوں میں بند ہیں جو تمام احباب جماعت کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ ان میں سے تین اسیران راہ مولا ہمارے تین مربیان مکرم مبارک احمد صاحب ناصر، مکرم احسان اللہ صاحب چیمہ اور مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب سنٹرل جیل مچھ بولان، بلوچستان میں زیر دفعہ ۲۹۸ / سی قید میں ہیں۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے اپنے سینوں پر کلمہ طیبہ کے بیج آویزاں کئے تھے۔ خداتعالیٰ کے فضل سے اسیران راہ مولا نہایت صبر اور ہمت اور بشاشت کے ساتھ ان تمام مشکلات کو برداشت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ثبات قدم بخشے۔ ان کی یہ قربانیاں اسلام کے دور اول کی یاد کو تازہ کرنے والی ہیں۔

ذیل میں ہم ایک غیراز جماعت نوجوان کے خط کا ایک حصہ درج کر رہے ہیں جو انہوں نے مکرم احسان اللہ صاحب چیمہ کو ان کی اسیری کے حالات معلوم ہونے پر لکھا۔ وہ لکھتے ہیں:۔

".... (آپ کے والد صاحب نے) مجھے ساری تفصیل سنائی تو سب کچھ سن کر مجھے بڑی پریشانی اور دکھ ہوا اور میں دل ہی دل میں یہ سوچنے لگا کہ ان لوگوں کی عقل کا اندازہ کریں کہ خود تو کلمہ یا نماز پڑھنا درکنار اور اگر کوئی خدا کا نام لیتا ہے یا خدا کے نام کی تشہیر کرتا ہے تو یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ اور کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور وقت کے دانا اور عالم ہیں۔ حیرت ہوتی ہے مجھے ان لوگوں کے ذہنوں پر۔ یقین کریں کہ جب بھی میرا دھیان آپ کی طرف جاتا ہے تو مجھے وہی مکہ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا تصور میرے ذہن میں گھومنے لگتا ہے۔

کتابوں میں پڑھا کرتے تھے اور مولویوں سے جب یہ سب واقعات سنتے تھے تو کہانیاں لگتی تھیں۔ اور جب آپ کی آپ بیتی سنی ہے تو سب حقیقتیں نکھر کر سامنے آگئی ہیں۔ اور معلوم ہوا ہے کہ عشق کیا ہوتا ہے اور کسی خاص مقصد کے لئے اذیتیں، صعوبتیں اور تکلیفیں سہنے میں کیا لذت ہے اگر دنیاوی رو سے سوچا جائے تو آپ کی تکلیف یا قید بڑی بھیانک محسوس ہوتی ہے۔ اگر گہری نظر سے اور ایمان کو حاضر ناظر رکھ کر سوچا جائے تو خیال آتا ہے کہ دراصل زندگی آپ کی ہے۔ اور خدا کی قسم رشک آتا ہے آپ کی زندگی پر کہ خدا نے آپ کو چن لیا ہے اور ایک نیک مقصد کے لئے آپ کا انتخاب کیا ہے۔ میں تہہ دل سے آپ کے عشق اور جذبہ کی قدر کرتا ہوں اور میں کئی بار سوچتا ہوں کہ کاش میری قوم اور میرے وطن کے مسلمانوں میں ایسا ہی جذبہ ہوتا۔ اے کاش خدا کی قسم رونا آتا ہے کہ ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے اور ہم لوگ کیا کر رہے ہیں۔ اپنے ہی ہاتھوں اپنے ہی مسلمان بھائیوں پر ظلم و ستم کر رہے ہیں۔ پتہ نہیں کب تک ایسا ہوتا رہے گا اور کب خدا اس قوم کو ہدایت دے گا"۔

Muslim TV AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission from London

3rd March 1995 - 16th March 1995

Tel: +44 181 870 0922
+44 181 874 8344
+44 181 870 8517(Ext 227/230)
Fax: +44 181 870 0684

Friday 3rd March

11.30 Tilawat
11.45 Hadith
12.00 EUROFILE Q/A with Hadhrat Kalifa-tul-Masih IV held at Nunspeet on 3/9/1993 Part 1
1.00 Azan & Kobe Update
1.10 NEWS
1.20 FRIDAY SERMON LIVE
2.30 CHILDREN'S CORNER Eid Show from Rabwah
3.00 Eid-Ul-Fitr Sermon By Hadhrat Khalifa-tul-Masih
4.00 MTA VARIETY Eid Milan Programme by the Lajna of Rabwah
4.50 Tomorrow's Programmes

Saturday 4th March

11.30 Tilawat
11.45 Hadith
12.00 EUROFILE Q/A With Hazur 30-8-94 in Germany Part 1
12.30 Learning Languages with Huzoor Lesson 1 Part 1
1.00 NEWS
1.30 AROUND THE GLOBE
2.00 CHILDREN'S CORNER Mulaqat 4/3/95
3.00 MTA VARIETY (1). German programme
4.00 (2). Quiz Show (Rpt)
4.50 Tomorrow's Programmes

Sunday 5th March

11.30 Tilawat
11.45 Hadith
12.00 EUROFILE Q/A With Hazur 30-8-94 Part II
12.30 Learning Languages with Huzoor Lesson 1 Part 2
1.00 Azan & Kobe Update
1.10 NEWS
1.30 AROUND THE GLOBE Interview in Albanian language
2.00 MULAQAT Hadhrat Khalifa-tul-Masih IV with foreign delegates on 5/3/95
3.00 LETTER FROM LONDON By Aftab Ahmad Khan sahib
3.30 MTA VARIETY 1) News Review in German Language
4.30 2) Interview with Mr Zahoor Bajwah
4.50 Tomorrow's Programmes

Monday 6th March

11.30 Tilawat
11.45 Malfoozat
12.00 EUROFILE Speech by Imam Rashed "Noble Example of the Holy Prophet"
12.30 Learning Languages with Huzoor Lesson 2 Part 1
1.00 Azan & Kobe Update
1.10 NEWS
1.30 AROUND THE GOBE A Trip to Switzerland
2.00 NATURAL CURE Homeopathic Lesson No.65
3.00 MTA VARIETY (1). MTA Anniversary Programme from Rabwah
3.30 (2). Programme for German friends
4.00 CHILDREN'S CORNER
4.50 Tomorrow's Programmes

Tuesday 7th March

11.30 Tilawat
11.45 Seerat-un-Nabi
12.00 MEDICAL MATTERS Dr Mujeeb-ul-Haq Talks to Dr. Dawood A. Khan "Thyroid Glands" (Rpt)
12.30 Learning Languages with Huzoor Lesson 2 Part 2
1.00 Azan & Kobe Update
1.10 NEWS
1.30 AROUND THE GLOBE A Trip to Guatemala Pt I
2.00 NATURAL CURE Homeopathy Lesson 66
3.00 MTA VARIETY "Truth about Khatam-e-Nabuwat" by Mubasher Kahlon
3.30 CHILDREN'S CORNER
4.30 MTA VARIETY "Dil Bar Mera Yehai Hai"
4.50 Tomorrow's Programmes

Wednesday 8th March

11.30 Tilawat
11.45 Hadith
12.00 EUROFILE Q/A With Hazur in Mauritius held on 17/9/88
12.30 Learning Languages with Hazur, Lesson 3 Part I
1.00 Azan & Kobe Update
1.10 NEWS
1.30 AROUND THE GLOBE A Trip to Guatemala PtII
2.00 TARJAMATUL QURAN Lesson No.39
3.00 MTA VARIETY Speech by Masood Delvi Sb
3.30 CHILDREN'S CORNER
4.00 MTA VARIETY Interview of Maulvi Muhammad Hussain Sahib, a Sahabi of the Promised Messiah
4.50 Tomorrow's Programmes

Thursday 9th March

11.30 Tilawat
11.45 Malfoozat
12.00 MEDICAL MATTERS
12.30 Learning Languages with Huzoor Lesson 3 Part 2
1.00 Azan & Kobe Update
1.10 NEWS
1.30 AROUND THE GLOBE
2.00 TARJAMATUL QURAN Lesson No.40
3.00 MTA VARIETY An Interview with Mirza Abdul Haq Sahib Part II
3.30 CHILDREN'S CORNER
4.00 LAQAA MA'AL ARAB Huzoor meets Arab friends
4.50 Tomorrow's Programmes

Friday 10th March

11.30 Tilawat
11.45 Hadith
12.00 EUROFILE Q/A with Hadhrat Kalifa-tul-Masih IV held at Nunspeet on 3/9/1993 Part 2
12.30 Learning Languages with Huzoor Lesson 4 Part 1
1.00 Azan & Kobe Update
1.10 NEWS
1.20 FRIDAY SERMON LIVE
2.40 MTA VARIETY Correct pronounciation of Durres-Sameen No.11 Part 1
3.00 MULAQAT "Huzoor meets Urdu speaking friends".
4.00 MTA VARIETY "Truth of the Masih-e-Maud"
4.50 Tomorrow's Programmes

Saturday 11th March

11.30 Tilawat
11.45 Hadith
12.00 EUROFILE Interview: Hadhrat Khalifa-tul-Masih IV with Bosnian friends on 21/2/93 Part 1
12.30 Learning Languages with Huzoor Lesson 4 Part 2
1.00 Azan & Kobe Update
1.10 NEWS
2.00 CHILDREN'S CORNER Mulaqat with Huzoor 11/3/95
3.00 MTA VARIETY German Programme
4.00 LAQAA MA'AL ARAB Huzoor meets Arab friends
4.50 Tomorrow's Programmes

Sunday 12th March

11.30 Tilawat
11.45 Hadith
12.00 EUROFILE Interview: Hadhrat Khalifa-tul-Masih IV with Bosnian friends on 21/2/93 Part 2
12.30 Learning Languages with Huzoor Lesson 5 Part 1
1.00 Azan & Kobe Update
1.10 NEWS
1.30 AROUND THE GLOBE
2.00 MULAQAT Huzoor meets various personalities
3.00 LETTER FROM LONDON by Aftab Ahmad Khan sahib
4.00 MTA VARIETY (1). News review in German (2). Aid for Bosnia by Ahmadis
4.50 Tomorrow's Programmes

Monday 13th March

11.30 Tilawat
11.45 Malfoozat
12.00 EUROFILE Q/A with Hadhrat Kalifa-tul-Masih IV held at Nunspeet on 3/9/1993 Part 3
12.30 Learning Languages with Huzoor Lesson 5 Part 2
1.00 Azan & Kobe Update
1.10 NEWS
1.30 AROUND THE GLOBE
2.00 NATURAL CURE Homeopathy Lesson No.67
3.00 MTA VARIETY German Programme
4.00 CHILDREN'S CORNER
4.50 Tomorrow's Programmes

Tuesday 14th March

11.30 Tilawat
11.45 Hadith
12.00 EUROFILE Q/A with Hadhrat Kalifa-tul-Masih IV held at Nunspeet on 3/9/93 Part 4
12.30 Learning Languages with Huzoor Lesson 6 Part 1
1.00 Azan & Kobe Update
1.10 NEWS
2.00 NATURAL CURE Homeopathy Lesson No.68
3.00 MTA VARIETY "Hunar" Programme on Glass painting from Karachi
3.30 CHILDREN'S CORNER
4.00 MTA VARIETY Address by Hadhrat Khalifa-tul-Masih IV to Tarbiyyati Class
4.50 Tomorrow's Programmes

Wednesday 15th March

11.30 Tilawat
11.45 Malfoozat
12.00 EUROFILE
12.30 Learning Languages with Huzoor Lesson 6 Part 2
1.00 Azan & Kobe Update
1.10 NEWS
1.30 AROUND THE GLOBE
2.00 TARJAMATUL QURAN Lesson No.41
3.00 MTA VARIETY
3.30 CHILDREN'S CORNER
4.00 MTA VARIETY Speech "Zaroorat -e-Mazhab" by M.Anawar sahib
4.50 Tomorrow's Programmes

Thursday 16th March

11.30 Tilawat
11.45 Malfoozat
12.00 MEDICAL MATTERS
12.30 Learning Languages with Huzoor Lesson 7 Part 1
1.00 Azan & Kobe Update
1.10 NEWS
1.30 AROUND THE GLOBE
2.00 TARJAMATUL QURAN Lesson No.42
3.00 MTA VARIETY Speech "Dawat-e-Illalah" by A. Wahhab sahib
3.30 CHILDREN'S CORNER
4.00 LAQAA MA'AL ARAB Huzoor meets Arab friends.
4.50 Tomorrow's Programmes

Please Note

*Our Audio Frequencies :

English/Urdu	7.02 MHz
Arabic	7.20 MHz
Russian	7.56 MHz
French	7.92 MHz

** Programmes or their timings may change without further notice.

*** Programme details are announced on MTA daily at 4.15 pm for the next day.

As from the 4th March 1995, LEARNING LANGUAGES WITH HAZUR will be back daily; HOMEOPATHY on Monday & Tuesday; TARJAMATUL QURAN, every Wednesday & Thursday; and MEDICAL MATTERS on Tuesday & Thursday.

Al Fazl International Weekly, London
16 Gressen Hall Road, London SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
TELEPHONE NO. 081-870 8517
FAX NO. 081-870 1095
Vol. 2 Friday, March 3, 1995 No. 9

مساجد کی تعمیر اور مساجد کی وسعت کا ایک نیا دور شروع ہونا چاہئے

انگلستان کی مرکزی مسجد کی تعمیر کے لئے پانچ ملین پونڈ کی مالی تحریک کا اعلان

[لندن - ۲۴ فروری] سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ کے دوران دنیا بھر کی احمدی مساجد کی تعمیر اور مساجد کی وسعت کے ایک نئے دور کا آغاز کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ جب بھی میں نے توسیع مساجد کی، مشنوں کی مہم چلائی ہے تو اللہ نے بے شمار فضل فرمائے ہیں اور جماعت کے دعوت الی اللہ کے کاموں میں بہت برکت پڑی ہے اس لئے یہ ایک عام تحریک ہے کل عالم کی جماعتوں کے لئے کہ وہ مساجد کو تعمیر کرنے اور مساجد میں توسیع کرنے کی مہم شروع کر دیں۔

آپ نے جماعت کو نصیحت فرمائی کہ جہاں تک ممکن ہے خوبصورت اور دیدہ زیب مسجد بنانی چاہئے لیکن دنیا داری کے جھگڑوں میں پڑ کر ظاہری خوبصورتی اور قیمتی سامانوں کی فراہمی کا انتظار نہ کریں۔ جیسی بھی مسجد ہے اسے اللہ کا ذکر برکت بخشتا ہے۔ وہ مومن برکت بخشتے ہیں جو تقویٰ لے کر وہاں سجے سجائے پہنچتے ہیں۔ مسجد کی سجاوٹ تو ان متقیوں سے ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ حسب توفیق وسعتیں دیں۔ خوبصورت نہیں بنتی تو سادہ مگر ستھری اچھی چیز دکھائی دے۔

حضور ایدہ اللہ نے انگلستان میں ایک وسیع مرکزی مسجد کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مرکزی جلسے، مرکزی تقریبات جس میں عبادت کے لئے وسیع جگہوں کی ضرورت پڑتی ہے ان میں انگلستان کی ضرورت چھ سات ہزار تک جا پہنچتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کہ سردست آپ کے اندر یہ استطاعت ہے کہ چھ سات ہزار نمازیوں کے لئے مسجد تعمیر کر سکیں مگر ایسی مسجد کی بنیاد ڈالنا ضروری ہے جس میں یہ سہولتیں مہیا ہوں کہ آئندہ حسب ضرورت اور حسب توفیق اس کی توسیع ہوتی چلی جائے اور مسجد کے عمومی نقشے پر برا اثر نہ پڑے۔ اس لئے اپنی پلاننگ میں گنجائش رکھیں کہ آئندہ دس، پندرہ ہزار تک کے لئے بھی وہ مسجد بڑھائی جا سکتی ہو تو بڑھائی جائے اور پھر بھی ٹھیک لگے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس پہلو سے یہاں کی مرکزی مسجد کے لئے جو تخمینہ میں نے لگایا ہے وہ پانچ ملین (یعنی پچاس لاکھ پونڈ) کا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے مکرم امیر صاحب یو۔ کے۔ کی طرف سے اس کے لئے دس ہزار پونڈ کے وعدے کا اعلان فرمایا اور اپنی طرف سے اور اپنی بچیوں، دامادوں، بچوں اور مرحومین تعلق والوں کی طرف سے اس تحریک کے سوویں حصہ کے برابر رقم یعنی پچاس ہزار پونڈ کا وعدہ پیش فرمایا۔ اس تحریک کے لئے عرصہ کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ پانچ سال کا عرصہ میرے ذہن میں ہے۔ پانچ سال میں اللہ توفیق عطا فرمائے گا تو یہ رقم سارے وعدے لکھوانے والے پوری کر دیں لیکن اگر یہ وعدے اتنے نہ ہوں تو پھر پانچ سال مزید بھی اس کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ارادے بلند رکھیں۔ نئے بچے جو مختلف نوکریوں پر لگ رہے ہیں ان کو بھی شامل کریں۔ اور خدا سے ارادے بڑھانے کی دعائیں مانگیں تو کوئی بعید نہیں۔ پھر جب بھی تحریک کی جاتی ہے تو دنیا سے خدا ایسے مددگار بھی کھڑے کر دیتا ہے۔ کچھ ایسے جوش رکھنے والے متمول دوست ہیں کہ دنیا کی کوئی بھی تحریک ہو وہ پیچھے نہیں رہنا چاہتے۔ وہ بھی انشاء اللہ آپ کی نصرت فرمائیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ اس وقت میں پانچ ملین کی تحریک جماعت انگلستان کی مرکزی مسجد کے لئے کرتا ہوں اس دعا اور نیت کے ساتھ کہ لازماً انگلستان کی وسیع ترین مسجد ہو۔ حضور نے فرمایا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر یورپ کی سب سے بڑی ہو جائے تو یہ بھی بعید نہیں۔ چونکہ حضور ایدہ اللہ کے خطبات براہ راست مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ دنیا بھر میں نشر ہوتے ہیں اس لئے اس خطبہ کے سنتے ہی دنیا بھر کے احباب جماعت کی طرف سے اس تحریک پر والہانہ انداز میں لبیک کہتے ہوئے گرانقدر وعدے موصول ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ الحمدللہ۔ اللہم زد وبارک۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

الٰہی ظلم کو دنیا سے الرحیل بھی کر
یہ لوگ بپھرے ہوئے ہیں انہیں اصیل بھی کر

کمال فن جو دیا ہے فروتنی بھی دے
جمال دے ہی دیا ہے تو پھر جمیل بھی کر

تمہارے در کے گدا ہیں ہمیں گدائی بھی دے
ہمارے ناز اٹھا اور ہمیں قتیل بھی کر

ترے نبی کی اہانت کے مرتکب مُلّا
بنے ہوئے ہیں معزز انہیں ذلیل بھی کر

عدو کو زعم ہے قوت کا اور کثرت کا
اسے خفیف بھی کر دے اسے قلیل بھی کر

ہماری شب کی درازی کو قطع کر یا رب
ہمیں سحر بھی دکھا اور اسے طویل بھی کر

یہ لوگ مانگ رہے ہیں دلیل نصرت کی
ہماری نصر ہمیں فرما انہیں ذلیل بھی کر

یہ آب آب حیات مسیح دوراں ہے
ہر ایک ملک میں جاری یہ سلسبیل بھی کر

ہمیں یقیں ہے تری بات ٹل نہیں سکتی
مگر سکینت دل کی کوئی سبیل بھی کر

خدا کی اپنی عدالت سے سب امیدیں رکھ
وہیں سے عدل بھی مانگ اور وہیں اپیل بھی کر

پرویز پروازی

شذرات

(م۔ا۔ح)

آج ہم اپنے قارئین کو اپنے حاصل مطالعہ میں اس لئے شریک کر رہے ہیں کہ سنجیدہ مسائل پر رائے زنی میں بسا اوقات تکرار ناگزیر ہو جاتا ہے اور نتیجہ اکتاہٹ۔ اگر کہیں درمیان میں کوئی ہلکی پھلکی تحریر لے آئیں تو اس سے نہ صرف تفریح طبع کا سامان ہو جاتا ہے بلکہ ایک خاص قسم کے ذہن سے تعارف بھی، جو بہرحال ازدیادِ علم کا باعث بنتا ہے۔

یہ ٹکڑا مشہور مورخ ماثر لاہور، مولوی نور احمد چشتی (ولادت ۱۸۶۴ء) کی کتاب تحقیقات چشتی سے ہے۔ احمدیت کی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب شاید یہ جانتے ہوں کہ مصنف کا خاندان احمدیت کے شدید معاندین میں شامل رہا ہے اور اس الٰہی جماعت کو زک پہنچانے کے لئے انہوں نے عملی مخالفت میں کبھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ مولوی نور احمد چشتی کا چھوٹا نصف بھائی محرم علی چشتی وہ شخص تھا جس نے ققنس (Phoenix) کے قلمی نام سے (بقولہ سر اقبال کی تحریک پر) حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی شخصیت کے بارے میں ایک نہایت زہریلی کتاب His Holiness کے عنوان سے لکھی تھی اور اسی محرم علی کے بیٹے ابراہیم علی چشتی نے ۱۹۵۳ء کی اینٹی احمدیہ تحریک کے دوران حکومت پنجاب کے سرکاری خزانہ سے تعلیم بالغان کی مد میں ہزاروں روپیہ ملاؤں، مذہبی جماعتوں اور اخبارات کو دیا تھا اور یوں سرکاری ملازم کی حیثیت سے بدعنوانی کا مرتکب ہوا تھا۔ اب ملاحظہ فرمایئے اقتباس۔

مولوی نور احمد چشتی اپنے مرشد کا ذکر کرتے وقت اس کے درج ذیل القابات لائے ہیں:

"جناب شمس فلک اتقاء، قمر برج اصطفاء، یوسف کنعان شرافت، عزیز مصر ولایت، گلدستہ دست کبریا، سرو جوئبار تحمل و رضا، نخل بند حدیقہ فقر و غناء، ناسک طریقہ صدق و صفا، مرشد کامل اہل ولاء، فقیر بے ریا، زاہد رند نما، عاشق پاک خدا، لاابالی خدا آگاہ، تارک ماسویٰ اللہ، سالک مسالک تجرید، مالک ممالک تفرید، شہوار عرصہ توحید، برہم زنی ہنگامہ تقلید، مرد میدان تحقیق، مہمان خوان توفیق، شحنہ شاہراہ شریعت، ناظم مناظم مسلک طریقت، ہادی سالکان راہ حقیقت، چہرہ کشائے شاہد معرفت، پردہ بردار مجلہ عرفان، پردہ ساز نغمہ ایقان، شمع افروز دیوان ملکوت، صدر آرائی دیوان جبروت، بدر منیر آسمان لاہوت، سلطان سریر مشاہدہ سبحان لانک احی الذی لایموت، مخدومی، مکرمی، مرشدی، ارشدی، مولائی، مطاعی جناب حضرت فیض اللہ شاہ دام فیضہ۔"

؎ عقیدت ہو تو ایسی ہو ارادت ہو تو ایسی ہو

الفضل انٹرنیشنل کی زیادہ سے زیادہ خریداری کے ذریعہ اس روحانی چشمہ کے فیض کو عام کریں۔ نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ دوسروں کو بھی خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔

(مینیجر)

NEW AND SECOND-HAND SPARES
SPECIALISTS IN JAPANESE CARS ALL MODELS
TJ AUTO SPARES

376 ILFORD LANE,
ILFORD, ESSEX
081 478 7851

Designing & Setting by Khalifa Rawahuddin Ahmad